فضائلِ درود وسلام

درود وسلام پر ایک کیف آفریں اور ایمان افروز تحریر

علامہ سعید شبلی علیہ الرحمہ

الحقائق فاؤنڈیشن

فضائل

درود و سلام

علامہ سعید شبلی

پنجاب پوسٹ نیوز پیپر
تھرڈ فلور، آفس نمبر 210 سبحان سینٹر
فرید کورٹ روڈ لاہور 0313-4522841

الحقائق فاؤنڈیشن

زیر نگرانی محمد کاشف رضا

نام کتاب	------------	فضائل درود و سلام
مولف	------------	علامہ سعید شبلی
موضوع	------------	اہمیت و فضیلت درود
صفحات	------------	۸۸
تعداد	------------	۱۰۰۰

ملنے کا پتہ

- بیلا الیکٹرونکس، I.B لنک میکلوڈ روڈ، پٹیالہ گراؤنڈ، لاہور
- سبحان سنٹر آفس 210 تھرڈ فلور فرید کورٹ روڈ، لاہور

0321-4088628, 0333-7861895

الحقائق فاؤنڈیشن

عرضِ حال

حاجی محمد ارشد صاحب جوکہ گردوں کے عارضے میں کئی ماہ سے مبتلا تھے۔ گنگارام ہسپتال ایمرجنسی میں 17 ستمبر 2017ء بروز اتوار 25 ذی الحج 1438ھ رات 11 بجے پر حرکت قلب بند ہونے سے خالق حقیقی سے جا ملے۔ (انا اللہ وانا الیہ راجعون)۔

مرحوم ایک نیک، نمازی اور معروف کاروباری شخصیت تھے۔ مرحوم لوگوں میں خوش اخلاقی، نرم رویے کی وجہ سے ہر دل عزیز تھے۔ حاجی محمد ارشد کے وصال سے جو خلا پیدا ہوا وہ کبھی پُر نہیں ہوسکتا۔ وصال سے پہلے حاجی صاحب ذکر اللہ اور ذکر حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کرتے رہے، درود وسلام کی پوری تسبیح کرتے ہوئے کہا میں یہ درود و سلام (الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ) اُونچی آواز سے اس لیے کر رہا ہوں کیونکہ میرا ایمان وعقیدہ ہے۔ کہ میرا یہ درود وسلام حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے روضہ مبارک میں خود سن رہے ہیں۔ اور تاکید کی کہ آپ سب بھی یہی درود وسلام پڑھا کرو۔ پوچھا گیا کتنی دفعہ حاجی صاحب مرحوم نے کہا 70,000 دفعہ واللہ عالم کے یہ تعداد بتانے کی کیا وجہ تھی لیکن ہم اہل خانہ نے حلقہ درود بنا کر اِس تعداد میں درود وسلام پڑھتے رہنے کی نیت کی ہے۔ اللہ پاک قبول فرمائے اور اس کا ثواب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہدیہ تحفہ پیش کرتے ہیں اور اُن کے وسیلے سے اُن کے والدین کریمین اور تمام اہل بیت شہدائے کربلا صحابہ کرام بزرگان دین تمام مومنین مومنات اور تمام رشتہ دار احباب اہل ایمان جو انتقال کر چکے ہیں تمام کی روحوں کو ایصالِ ثواب کرتے ہیں یا ارحم الرحمین قبول فرما بیشک تیرا فضل بہت وسیع ہے تیرے خزانوں میں کوئی کمی نہیں۔ آمین ثم آمین۔

دُعا گو

محمد نعمان ارشد (ڈائریکٹر مارکیٹنگ)

الحقائق فاؤنڈیشن

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

الحمد للّٰہ ربّ العلمین والصّلٰوۃ کاملۃ والسّلام تامّا کما یحبّ ویرضٰی ربّنا علی سیّدنا ومولانا محمّد رحمۃ للّعالمین وخاتم النّبیّین وعلٰی اٰلہٖ واصحابہٖ اجمعین فی کلّ مقام وحین۔

امّا بعد

قال اللّٰہ تعالٰی فی کلامہ الازلیّ القدیم:

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوۡنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا صَلُّوۡا عَلَیۡہِ وَسَلِّمُوۡا تَسۡلِیۡمًا۔ (۴پ،۲۲)

(ترجمہ) ’’بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھتے ہیں، اے وہ لوگو جو ایمان لا چکے ہو تم بھی اس پر درود پڑھتے رہا کرو اور سلام، جیسے کہ سلام کہنے کا حق ہے عرض کرتے رہا کرو۔‘‘

یہ آیۂ کریمہ جس میں درود و سلام کا حکم دیا گیا ہے۔ بمقام مدینہ میں ماہِ شعبان 2ھ میں نازل ہوئی اسی لئے حضرتِ امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ماہِ شعبان میں ہر روز سات سو بار درود شریف پڑھنے کی بہت زیادہ فضیلت بیان فرماتے ہیں۔

حضرتِ امام حسن رضی اللہ عنہ شب برات میں ایک تہائی رات درود وسلام پڑھا کرتے تھے۔ (س ۱۶۹)

اسی مناسبت سے ماہِ شعبان ۱۳۷۶ھ میں مختصر سا مقالہ بنام احسن الکلام فی فضائل الصلوٰۃ والسلام تالیف کیا گیا تھا، دوبارہ ماہِ رجب ۱۳۸۸ھ

میں بعد نظر ثانی با اضافاتِ ضرور یہ مرتب کیا گیا اور شعبان ۱۳۸۸ھ میں شائع کیا گیا تھا۔۔۔تیسری بار شوال ۱۳۹۵ھ میں احباب کرام کی خاص توجہ سے باضافہ مزیدہ با ترجمہ شائع کیا گیا اور اب چوتھی بار اسے نہایت احسن طریقہ سے نئی کتابت سے مزین کر کے ربیع الثانی ۱۴۰۰ھ میں شائع کیا جاتا ہے، السعی منا و الاتمام من اللہ تعالیٰ۔

یہ رسالہ ایک مقدمہ اور تین فصول پر مشتمل ہے۔

مقدمہ

اللہ کریم نے آیت مذکورہ میں اپنے حبیب نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی عظمت ومنزلت کا اظہار اپنے بندوں پر فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نبی پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیادہ تعظیم وتکریم، فضل وشرف، قرب خاص، رفع ذکر، املائے منزلت، عزت وحرمت، بارانِ عنایاتِ خاصہ اور صفت وثنا کرتا رہتا ہے اور تمام آسمانوں ملاءِ اعلیٰ کے سب کے سب فرشتے بھی اللہ تبارک وتعالیٰ کے حبیب صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ہمیشہ تعظیم وتکریم کرتے ہوئے صلوٰۃ وسلام پڑھتے رہتے ہیں۔

اللہ تبارک وتعالیٰ نے عالم سفلی یعنی زمین میں بسنے والوں سب کو عموماً اور مومنوں کو خصوصاً حکم دیا کہ تم بھی اللہ کریم کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم وتکریم کے لئے صلوٰۃ سلام عرض کرتے رہا کرو تاکہ تمام مخلوق الٰہی علوی وسفلی رسولِ پاک صلے اللہ علیہ وسلم کی صفت وثناء میں ہر وقت، ہر حال، ہر مقام پر مصروف رہے اور دونوں جہاں کی سعادت سے بہرہ اندوز ہوتی رہے۔

آیتِ مذکورہ میں یصلّون فعل مضارع کا صیغہ ہے جو ہمیشگی واستمرار

کی دلیل ہے اور اس امر کے اظہار کے لئے ہے کہ اللہ کریم اور اس کے فرشتے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر ہمیشہ لگاتار درود وسلام پڑھتے رہتے ہیں۔

اس آیت میں نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی تعظیم وتکریم ہمیشہ ہمیشہ کرتے رہنے کا حکم دیا ہے۔

حضرتِ آدم علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعظیم وتکریم کے لئے اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرشتوں کو حکم دیا کہ آدم علیہ السلام کو سجدہ کرو، وہ سجدہ صرف اسی ایک وقت کے لئے تھا، ہمیشہ سجدہ کرتے رہنے کا حکم نہ تھا۔

اللہ تبارک وتعالیٰ کی عظمت شان اس سے بلند وبالا ہے کہ وہ آدم علیہ السلام کی اس تعظیم وتکریم میں شامل ہوتے لیکن حضرتِ نبی اکرم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم وتکریم کے لئے صلوٰۃ وسلام عرض کرنے کا حکم دیتے وقت تمام شکوک وشبہات کو رفع فرماتے ہوئے تاکیدی یقین دلا کر ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ بھی نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ بھیجتا رہتا ہے اور اس کے فرشتے بھی صلوٰۃ بھیجتے رہتے ہیں، اے ایمان والو! تم بھی صلوٰۃ بھیجتے رہا کرو اور سلام بھیجتے رہا کرو جیسے کہ سلام بھیجنے کا حق ہے۔

بالفاظِ دیگر اللہ تبارک وتعالےٰ نے فرمایا کہ میں باوجود اپنے جلال وعظمت اور علوِ شان نیز غنی العالمین ہونے کے اپنے حبیبِ مکرم صلے اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ بھیجتا رہتا ہوں اور فرشتے بھی اللہ کریم کے مقرب ہونے اور ذکر الٰہی میں مشغول رہنے کے باوجود اللہ تعالیٰ کے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے رہتے ہیں۔

اے مومنو! تم پر تو میرے حبیبِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا بہت ہی زیادہ حق ہے۔ غور تو کرو کہ انہیں کے وسیلے سے تمہیں اللہ تعالیٰ ملا، قرآنِ مجید ملا،

ایمان اور اسلام ملا لہٰذا اس نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم پر ہر وقت صلوٰۃ وسلام عرض کرتے رہا کرو۔

نیز تم ان کی شفاعت کے زیادہ محتاج ہو، صلوٰۃ وسلام کا عرض کرنا حصول شفاعت کا ذریعہ ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کی برکات سے دنیا وآخرت کے فوائد حاصل کر رہے ہو، حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی یہ تعظیم وتکریم صرف کسی ایک وقت کے لئے نہیں ہے بلکہ ہر وقت، ہر جگہ، ہر حال میں ہمیشہ ہمیشہ لگا تار کرتے رہو۔

حضرتِ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم ہمارے صلوٰۃ وسلام سے مستغنی ہیں ۔ یہ تو اللہ تعالیٰ نے مومنوں کی بھلائی کے لئے تاکید در تاکید حکم دیا ہے تاکہ اللہ کریم کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم سے خاص نسبت حاصل ہونے پر روحانی ترقی نصیب ہو سکے۔

کونسا درود شریف پڑھا جائے

صلوٰۃ وسلام کا کوئی خاص صیغہ مقرر نہیں ہے، ہر وہ درود شریف جس میں صلوٰۃ وسلام کے الفاظ ہوں پڑھا جائے تو اللہ تبارک وتعالیٰ کے حکم کی تعمیل ہو جائے گی۔

اگر ایسا درود شریف پڑھا جائے کہ جس میں صرف صلوٰۃ کا لفظ ہو تو اس کے پڑھنے سے صرف اللہ تبارک وتعالیٰ کے حکم صَلُّوْا عَلَيْهِ کی تعمیل ہو گی اور اللہ تعالیٰ کے دوسرے حکم سَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا پر عمل نہ ہو گا، اسی لئے امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے مسلم شریف کی شرح اور اپنی کتاب اذکار میں لکھا ہے کہ سلام کے

بغیر صلوٰۃ کا پڑھنا مکروہ ہے۔ اسی طرح شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے جذب القلوب میں تحریر فرمایا ہے۔

حدیث شریف میں ہے کہ جب اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰئِکَتَہٗ الآیہ نازل ہوئی اور حکم دیا گیا کہ یٰاَیُّھَاالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا اے ایمان والو! اس نبی پر درود بھیجو تو صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا

قَدْ عَرَفْنَا کَیْفَ نُسَلِّمُ عَلَیْکَ فَکَیْفَ نُصَلِّیْ عَلَیْکَ ؟

''بلا شک وشبہ ہم نے آپ کی خدمت میں سلام عرض کرنا جان لیا ہے (یعنی التحیات میں اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ، آپ پر صلوٰۃ یعنی درود شریف کس طرح عرض کریں'' (مسلم مع نووی، ج ۱، ص ۱۷۵)

تو حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے صرف درودِ ابراہیمی کی تعلیم دی، سلام کی تعظیم نہیں دی، کیونکہ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا تھا کہ سلام عرض کرنا تو آپ کے سکھانے سے سیکھ لیا ہے جو التحیات میں عرض کر دیا کرتے ہیں، آپ صلوٰۃ یعنی درود شریف سکھلا دیجئے۔

دوسری حدیث میں درودِ ابراہیمی ارشاد فرمانے کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود ہی فرمایا۔

وَالسَّلَامُ کَمَا قَدْ عَلِمْتُمْ (اور سلام جیسا کہ تم نے جان لیا ہے)۔

(مسلم بحاشیہ نووی، ج ۱، ص ۱۷۵)

تیسری حدیث میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے درودِ ابراہیمی کے بعد فرمایا:

ثُمَّ تُسَلِّمُوا عَلَیَّ (ص ۱۵) (پھر تم مجھ پر سلام کہو)

چوتھی حدیث میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے درود شریف کے آخر میں سکھایا:

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَتُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ (ص ۶۹)

(اے نبی! آپ پر سلام ہو، اللہ تعالیٰ کی رحمت اور برکات ہوں)

ان مذکورہ چار حدیثوں سے واضح ہو رہا ہے کہ درود شریف کے ساتھ جو سلام عرض کیا جائے وہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کے مطابق خطاب اور نداء اَیُّھَا سے آپ کا تصور قائم کر کے عرض کیا جائے اور سَلِّمُوا کے ساتھ تَسْلِیْمًا کا ارشاد فرمایا جانا اسی امر کا تقاضا کرتا ہے کہ سلام کرنے کی حق ادائی نداء اور خطاب کی صورت میں ہی پوری ہو سکتی ہے۔ دراصل درود ابراہیمی نماز ہی میں پڑھنے کے لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشار فرمایا ہے جبکہ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا تھا۔ فَکَیْفَ نُصَلِّیْ عَلَیْكَ اِذَا نَحْنُ صَلَّیْنَا فِیْ صَلٰوتِنَا۔ "(یا رسول اللہ! صلی اللہ علیک وسلم جب ہم نماز پڑھیں تو آپ پر اپنی نماز میں درود شریف کس طرح پڑھیں؟)

(مسند امام احمد، ج ۴، ص ۱۱۹) (ابن حبان مستدرک حاکم، ابن خزیمہ، دار قطنی بیہقی)

وہ لوگ جو کہا کرتے ہیں کہ جب درود شریف پڑھنا ہو تو درودِ ابراہیمی ہی پڑھا کرو اور درود شریف نہیں پڑھنا چاہئے وہ اس صحیح حدیث پر غور کریں اور آئندہ ایسا کہنے کی جرأت نہ کریں، عام طور پر اس خیال کے لوگ محدث شوکانی کا فیصلہ تسلیم کیا کرتے ہیں، لیجئے وہ کیا فیصلہ کرتے ہیں۔

فیفید ذٰلك ان هذه الالفاظ المروية مختصة بالصلوٰة واما خارج الصلوٰة فیحصل الامتثال بما یفید قوله سبحٰنه وتعالیٰ ان الله وملٰئکته یصلون الاٰیة فاذا قال القائل اللّٰهمّ صلّ وسلّم علیٰ محمّد فقد امتثل الامر القراٰنی۔ (تحفة الذاکرین ص۱۱۱)

''اس سے ثابت ہوا کہ یہ روایت کردہ درود ابراہیمی نماز سے ہی خاص ہے لیکن نماز سے باہر حکم ربانی کی تعمیل اللہ تعالیٰ کے ارشاد انّ اللہ وملٰئکتہ الآیۃ کے مطابق عمل کرنے سے حاصل ہو جائے گی، پس جب کہنے والے نے کہا اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلیٰ مُحَمَّدٍ (اے اللہ! درود وسلام حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر بھیج) تو اس نے قرآن مجید کے حکم پر عمل کرلیا۔''

مندرجہ بالا احادیث اور شرح سے واضح ہوا کہ نماز میں درود ابراہیمی پڑھا جائے اور نماز سے باہر جو درود شریف بھی پڑھنا ہو اس میں سلام کا لفظ ضرور آئے تا کہ اللہ کریم کے حکم

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا۔ (۴/۲۲)

''بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے ہیں، اے ایمان والو! تم بھی اس پر درود بھیجو اور سلام بھی بھیجتے رہا کرو جس طرح سلام بھیجنے کا حق ہے۔''

کی تکمیل پوری پوری ہو جائے اور یہ بھی ثابت ہوا کہ اگر نماز سے باہر درودِ ابراہیمی ہی پڑھنا ہو تو اس کے آخر پر پڑھنا چاہیے۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ۔

''اے نبی! آپ پر سلام ہو اللہ تعالیٰ کی رحمت اور برکات ہوں''

امامِ شعرانی نے طبقات میں لکھا ہے کہ عارف باللہ سید ابوالمواہب شاذلی رحمۃ اللہ علیہ دن میں ایک ہزار بار اور رات کو ایک ہزار بار اس طرح درود شریف پڑھا کرتے تھے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ۔

''اے اللہ! ہمارے سردار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر درود بھیج''۔

اور ایک ہزار تعداد پوری کرنے کے لئے بعض دفعہ جلدی جلدی پڑھا کرتے تھے، نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم خواب میں تشریف لائے اور فرمایا کیا تجھے معلوم نہیں ہے کہ جلد بازی شیطان کا کام ہے ٹھہر ٹھہر کر اور ترتیب سے بنا سنوار کر پڑھا کر، اگر کبھی وقت تنگ ہو جائے تو پھر جلدی پڑھنے میں کوئی حرج نہیں ہے، یہ بر بنائے فضیلت ہے ورنہ جس طرح بھی درود شریف پڑھے درست ہے۔

بہتر ہے کہ صلوٰۃ تامہ (یعنی پورا کامل درود شریف) سب سے پہلے پڑھ کر درود شریف کا وظیفہ شروع کیا کر خواہ ایک بار ہی پڑھ لیا کر اسی طرح آخر پر پھر ایک بار صلوٰۃ تامہ پڑھا کر،

صلوٰۃِ تامّہ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا اَبْرَھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ وَ(اَللّٰھُمَّ) بَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی سَیِّدِنَا اِبْرٰھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ فِی الْعَالَمِیْنَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللہِ وَبَرَکَاتُہٗ۔

اور بیان کیا کہ میں نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو آپ نے فرمایا کہ تیرا شیخ ابوسعید صفروی مجھ پر صلوٰۃِ تامہ پڑھتا ہے اور کثرت کیا کرتا ہے اس کو کہہ دے کہ جب درود شریف ختم کیا کرے تو اللہ عزوجل کی حمد بھی کیا کرے۔ (صث، ص۹)

حدیث شریف میں نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جب مجھ پر سلام کہو تو مرسلین عظام اور انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام پر بھی کہو۔ (ص ۵۷)

نیز حدیث میں ارشاد ہے کہ جب انبیاء ورسل علیہم الصلوٰۃ والسلام پر درود وسلام پڑھو تو ان کے ساتھ مجھ پر درود وسلام پڑھو۔ (ص ۵۷)

ان تمام روایات کو مدِ نظر رکھتے ہوئے بہتر ہے کہ صلوٰۃِ تامہ کے بعد

سُبْحٰنَ رَبِّکَ رَبِّ الْعِزَّۃِ عَمَّا یَصِفُوْنَ وَسَلٰمٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ۔ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ○

پڑھ لیا جائے۔ (فض،ص ۱۲۶)

احادیث میں نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے مختلف الفاظ میں متعدد درود وسلام کے صیغے مروی ہیں ۔امام سخاوی رحمۃ اللہ علیہ نے القوال البدیع میں چالیس درود شریف کے صیغے لکھے ہیں۔ (س،ص ۲۲۹ تا ص ۲۳۵)

واضح ہوا کہ درود وسلام کے صیغے مختلف الفاظ اور کلمات پر مبنی ہیں صرف درودِ ابراہیمی کے الفاظ پر انحصار نہیں ہے۔

صحابہ کرام ،تابعین ،تبع تابعین ،ائمہء مجتہدین ،مفسرین ،محدثین، اولیائے کاملین،اغواث،اقطاب،ابدال،اوتاد،نجباء وغیرہ ہم رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے مختلف درود وسلام کے جو صیغے مستند کتابوں میں درج ہیں، وہ سب شریعتِ حقہ قرآن ِمجید،حدیثِ پاک کے عین مطابق اور ارشادِ الٰہی کی تعمیل کے لئے کافی ہیں۔

ان بزرگان ِدین سے منسوب درود وسلام یا تو رسول ِکریم صلے اللہ علیہ وسلم نے خواب میں یا بیداری میں زیارت کے وقت ارشاد فرمائے ہیں یا ان صاحب کمال بزرگوں نے ذوق وشوق قلبی سے درود وسلام کے کلمات تالیف کئے اور نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے دربار میں بوقت زیارت پیش کئے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بکمال مسرت پسند فرمائے۔

مثال کے طور پر حضرت امیر المومنین مولا علی کرم اللہ وجہہ، حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا، امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے درود شریف الگ الگ ہیں۔

امام ِحسن بصری، امام ِشافعی، غوث الاعظم سید عبد القادر جیلانی، شیخ شہاب الدین سہروردی، سید احمد رفاعی، شیخ اکبر محی الدین ابن عربی، تاج العارفین ابو الحسن، امام غزالی، امام رازی، سید مرتضیٰ حسین زبیدی، عارف تیجانی، سید میر غنی،

سید احمد بدوی ۔امام محی الدین نوری ۔سید عبد الغنی نابلسی ۔سید احمد بن ادریس ۔سید ابراہیم دسوقی وغیرہ ہم رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے درود وسلام بالفاظ جداگانہ مستند کتابوں میں پائے جاتے ہیں۔ (س، فض)

شیخ عارف محمد حقی نے خزینۃ الاسرار میں مختلف انواع کے چار ہزار اور ایک روایت میں بارہ ہزار درود وسلام کے صیغوں کی تعداد لکھی ہے۔

(فض، ص ۷۷)

محدثین اور علمائے کرام نے اپنی کتابوں اور تالیفات میں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے نام کے بعد صلی اللہ علیہ وسلم کا صیغہ استعمال کیا ہے، اس کے پڑھنے اور لکھنے سے بھی صلوٰۃ وسلام کی تکمیل ہو جاتی ہے۔

جعفر بن عبد اللہ رحمہما اللہ تعالیٰ سے روایت ہے کہ میں نے محدث ابو زرعہ کو خواب میں دیکھا ایسی حالت میں کہ وہ فرشتوں کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے، میں نے ان سے پوچھا یہ مرتبہ تم کو کس چیز سے ملا؟ انہوں نے کہا کہ میں نے اپنے ہاتھ سے دس لاکھ احادیث لکھی ہیں، جب بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر آیا تو میں نے صلی اللہ علیہ وسلم لکھا اور پڑھا۔ (س، ص ۱۲۸)

درود وسلام پڑھنے کا افضل ترین طریقہ

درود وسلام پڑھنے کے وقت ادب کا خیال رکھنا ضروری ہے۔ پاک جگہ پر بیٹھ کر، کھڑے ہو کر، چل پھر کر باوضو اور بے وضو پڑھ سکتے ہیں لیکن افضل ترین طریقہ یہ ہے کہ وضو کرے، ہو سکے تو خوشبو بھی لگائے اور قبلہ رو دو زانو بیٹھے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت بیداری یا خواب میں نصیب ہو چکی ہو تو

آپ کی صورتِ پاک کو حاضر کرے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم سامنے موجود ہیں اور میں صلوٰۃ وسلام عرض کر رہا ہوں، نہایت تعظیم اور ہیبت و جلالتِ شان حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پیش نظر حیاء سے آنکھیں جھکائے رہے اور یہ یقین رکھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مجھے دیکھتے ہیں اور صلوٰۃ وسلام سنتے ہیں ۔جب تو ان کا ذکر کرتا ہے کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کی صفات سے متصف ہیں ۔

وَاللّٰهُ جَلِيْسُ مَنْ ذَكَرَهٗ

''اور جو اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کا ہم مجلس ہو جاتا ہے۔''

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ صفت غایت درجہ کمال کو پہنچی ہوئی ہے۔اگر تو یہ نہ کر سکے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ کی زیارت کی ہو تو روضہ مبارکہ کا تصور دل میں جمالے کہ روضہ پر حاضر ہوں اور حیاء وادب سے صلوٰۃ وسلام عرض کر رہا ہوں یہاں تک کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانیت تیرے لئے جلوہ فگن ہو جائے۔

یہ بھی نہ ہو تو ہمیشہ صلوٰۃ وسلام پڑھتا رہ، یہ تصور قائم کرتے ہوئے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم تیرا درود وسلام سنتے ہیں نہایت توجہ، ادب، حضورِ دل کامل حیاء سے پڑھتا رہ، خواہ تکلیف سے استحضار کرے، عنقریب ہی تیری روح اس سے الفت پذیر ہو جائے گی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم تیرے لئے تشریف فرما ہوں گے ،آنکھوں سے تُو آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) دیکھے گا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض معروض کرے گا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم تیری عرض سُنیں گے اور تجھ سے بات چیت کریں گے اور تجھ سے خطاب کریں گے اور باطن میں تو صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے درجے تک کامیاب ہو جائے گا، انشآء اللہ تعالیٰ ان سے مِل بھی جائے گا۔ (جواہر، ج ۴،ص ۲۳۶، ۲۳۸)

اور ایسا نہ کرنا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کرے یا آپ (صلی اللہ علیہ

وسلم) پر درود وسلام عرض کرے اور اس حالت میں مشغول کسی غیر کی طرف ہو تو تیرا صلوٰہ وسلام بے روح جسم ہو گا کیونکہ ہر ایک نیک عمل جو بندہ کرے، جب وہ حضورِ دل سے ہو تو وہ عمل زندہ ہے اور جو غفلت سے ہو، دل کسی غیر کی طرف لگا ہوا ہو تو وہ مردہ کی مانند بے جان ہوتا ہے۔ (جواہر، جلد ۴ ص ۲۳۶)

تنبیہ

اختصار کے پیش نِظر جن کتابوں سے یہ مقالہ مرتب کیا گیا ہے، ان کے نام بحوالہ صفحہ درج کر دیئے گئے ہیں یا ان کے اسماء کا اشارہ ان کے نام کے سامنے تحریر کر دیا ہے تا کہ تحقیق وتجس کے متلاشی بسہولت اطمینان سے بہرہ یاب ہو سکیں۔

نمبر شمار	نام کتاب	مطبوعہ	اشارہ
۱	جلاء الافہام	منیریہ مصر	ج
۲	سعادۃ الدارین	بیروت	س
۳	افضل الصوات	بیروت	فض
۴	صلوٰۃ الثناء	بیروت	صث
۵	رزالمنیع	مصر	حرز
۶	مسلم شریف	'	م
۷	منتخب کنز العمال	'	کنز
۸	جواہر البحار فی فضائل النبی المختار صلی اللہ علیہ وسلم	مصر	

فصلِ اوّل

فضائل وثمرات صلوٰة وسلام

درود وسلام کے فضائل اور ثمرات مختصراً درج ذیل کئے جاتے ہیں تا کہ برادرانِ دین ذوق وشوق سے بکثرت صلوٰۃ وسلام نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حضورِ قلب سے باادب عرض کرتے رہا کریں۔

۱۔ درود وسلام پڑھنے سے اللہ کریم کے حکم کی تعمیل ہوتی ہے۔ (قرآن مجید)

۲۔ درود وسلام پڑھنے میں اللہ تعالیٰ کی موافقت ہوتی ہے۔ (قرآن مجید)

۳۔ درود وسلام پڑھنے میں فرشتوں کی موافقت ہے۔ (قرآن مجید)

۴۔ درود شریف پڑھنے والے کے لئے جنت کے دروازے کھول دئے جاتے ہیں۔ (س،ص ۵۷)

۵۔ جو ایک بار درود شریف پڑھے اللہ کریم اس پر دس بار صلوٰۃ بھیجتا ہے۔ (م،ج،ص ۲۰)

۶۔ جمعرات اور جمعہ کو فرشتے درود شریف چاندی کے صحیفوں میں سونے کے قلم سے لکھتے ہیں۔ (س،ص ۵۷)

۷۔ جو ایک بار سلام عرض کرے اللہ تعالیٰ اس پر دس سلام بھیجتا ہے۔ (صث ۔ ۱۸)

۸۔ درود وسلام پڑھنے سے بھولی ہوئی چیز یاد آجاتی ہے۔ (کنز،ص ۳۵۳)

۹۔ اللہ کریم درود شریف پڑھنے والے کی دس نیکیاں لکھ دیتا ہے۔ (ج،ص ۲۹)

۱۰۔ اس کے دس درجے بلند کر دیتا ہے۔ (ج۔ص ۲۹)

۱۱۔ اور دس گناہ مٹا دیتا ہے۔ (ج۔ص ۲۹)

۱۲۔ اور دس بار رحمت بھیجتا ہے۔ (ترمذی اول ص ۱۵۷، ج، ص ۲۹)

۱۳۔ اللہ کریم فرماتے ہیں کہ اے میرے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم جو مسلمان آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک بار درود بھیجے میں اور میرے فرشتے اس پر دس بار درود بھیجتے ہیں۔

۱۴۔ جمعہ کے روز کثرت سے درود پڑھنے والا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے قریب ہوگا۔

(طبرانی، ص ۵۹)

۱۵۔ جمعہ کی رات اور جمعہ کے دن درود شریف پڑھنے والے کی سو حاجتیں پوری ہوتی ہیں، ستر آخرت کی اور تیس دنیا کی۔ (بیہقی، س، ص ۶۰)

۱۶۔ جو درود شریف پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر رحمت بھیجتا ہے اور جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں سلام عرض کرتا ہے اللہ کریم اس پر سلام بھیجتا ہے۔

(س، ص ۶۱)

۱۷۔ دعا سے پہلے، درمیان اور آخر میں درود وسلام پڑھنے کا حکم ہے اس سے دعا جلد قبول ہوتی ہے۔ (کنز اول، ص ۳۵۳، س، ص ۱۸۸)

۱۸۔ درود وسلام پڑھنے سے گناہ بخشے جاتے ہیں۔ (کنز اول، ص ۳۴۹)

۱۹۔ کثرت سے درود وسلام پڑھنا بندے کو قرب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دولت سے مالا مال کرتا ہے۔ (ترمذی اول، ص ۱۵۷)

۲۰۔ بندے کے دینوی اور آخرت کے اہم معاملات میں درود وسلام کفایت کرتا ہے۔

(کنز اول، ص ۳۵۳)

۱۲۔ تنگدست کے لئے درود وسلام صدقے کے قائم مقام ہو جاتا ہے۔

(جواہر ۴، ص ۱۵۵)

۲۲۔ درود وسلام پڑھنے والا پاک ہو جاتا ہے۔ (س، ص ۵۸)

۲۳۔ صلوٰۃ وسلام پڑھنے والے کوفوت ہونے سے پہلے جنت کی خوشخبری دی جاتی ہے۔
(صث ،ص ۳۶)

۲۴۔ بکثرت درود وسلام پڑھنا قیامت کی ہولناکیوں سے نجات کا باعث بن جاتا ہے۔ (س ،ص ۸۴)

۲۵۔ درود وسلام پڑھنے والے پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صلوٰۃ وسلام بھیجتے ہیں۔ (صث ،ص ۳۶)

۲۶۔ درود وسلام سے مجلس مزین ہو جاتی ہے۔ (س ،ص ۶۷)

۲۷۔ محتاجی دور ہو جاتی ہے۔ (س ،ص ۷۴)

۲۸۔ بخل مٹ جاتا ہے اور بدبختی دور ہو جاتی ہے۔ (س ،ص ۷۴)

۲۹۔ جو شخص ہر روز پچاس بار درود شریف پڑھتا رہا کرے، قیامت کے دن فرشتے اس سے مصافحہ کریں گے۔ (جواہر ۴ ،ص ۱۶۲)

۳۰۔ جنت کو سیدھی راہ چلا جاتا ہے۔ (صث ،ص ۳۶)

۳۱۔ درود وسلام پُل صراط پر بہت زیادہ نور ملنے کا ذریعہ ہے۔ (س ،ص ۶۸)

۳۲۔ اللہ کریم درود خواں کی اچھی صفت آسمان اور زمین والوں میں بیان کرتا ہے۔ (صث ،ص ۳۶)

۳۳۔ درود خواں کے دل میں رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور عشق زیادہ ہوتا جاتا ہے۔ (صث ،ص ۳۷)

۳۴۔ درود وسلام پڑھنے والا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا محبوب ہو جاتا ہے۔
(صث ،ص ۳۷)

۳۵۔ درود وسلام پڑھنے سے دل زندہ ہو جاتا ہے اور ہدایت کا باعث بن جاتا ہے۔
(صث ،ص ۳۷)

۳۶۔ درود وسلام پڑھنے والے کا نام اور اس کے باپ کا نام نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا جاتا ہے۔ (صث، ص ۱۸)

۳۷۔ صلوٰۃ وسلام پُل صراط پر ثبات قدمی اور پار چلے جانے کا سبب بن جاتا ہے۔ (صث، ص ۳۷)

۳۸۔ درود شریف پڑھنے سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حقوق میں سے کچھ حق ادا ہو جاتا ہے۔ (صث، ص ۳۸)

۳۹۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت اور تشریف آوری اللہ تعالیٰ کی نعمتِ عظمیٰ ہے، صلوٰۃ وسلام پڑھنے سے اللہ کریم کی بہت بڑی نعمت کا قدرے شکریہ ادا ہو جاتا ہے۔ (صث، ص ۳۸)

۴۰۔ جس مجلس میں درود وسلام پڑھا جائے اس مجلس والوں پر قیامت کے روز کوئی حسرت نہیں ہوگی۔ (صث، ص ۴۹)

۴۱۔ صلوٰۃ وسلام پڑھنے والے کو دس غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب ملتا ہے۔ (س، ص ۸۰) (لواقح)

۴۲۔ اس کے نامۂ اعمال میں اُحد پہاڑ جتنا ثواب لکھا جاتا ہے۔ (صث، ص ۱۸)

۴۳۔ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قیامت کے روز اس کی گواہی دیں گے۔ (فض، ص ۴۷)

۴۴۔ دس بار درود پڑھنے والے سے اللہ تعالیٰ راضی ہوگا۔ (فض، ص ۴۷)

۴۵۔ اللہ کریم کے عذاب سے امان ہوگا۔ (س، ص ۶۹)

۴۶۔ بکثرت درود شریف پڑھنے والے کو عرشِ الٰہی کا سایہ نصیب ہوگا۔ (س، ص ۲۳)

۴۷۔ حشر میں نیکیوں کا پلہ بھاری ہوگا۔ (فض، ص ۴۷)

۴۸۔ حوضِ کوثر پر جانا نصیب ہوگا۔ (فض، ص ۴۷)

۴۹۔ پُل صراط پر سے چمکنے والی بجلی کی طرح گزر جائے گا۔(فض،ص ۴۷)

۵۰۔ پیاس سے امن میں ہو گا۔ (فض،ص ۴۷)

۵۱۔ موت سے پہلے اپنا جنت والا گھر دیکھ لے گا۔ (فض،ص ۴۷)

۵۲۔ درود وسلام کا ثواب بیس غزوات (جہادوں) کے ثواب سے زیادہ ہے۔
(کنز اول،ص ۵۲)

۵۳۔ درود شریف کی برکت سے مال بڑھ جاتا ہے۔ (فض،ص ۴۷)

۵۴۔ درود وسلام عبادت ہے اور اللہ کریم کے نزدیک تمام اعمال سے زیادہ محبوب ہے۔ (فض،ص ۴۸)

۵۵۔ درود وسلام پڑھنا اہلِ سنت کی نشانی ہے۔
(لواقح الانوار القدسیہ شعرانی فض،ص ۴۸)

۵۶۔ اس سے مجلس معطر ہو جاتی ہے۔ (صث،ص ۳۶)

۵۷۔ بھلائیاں حاصل ہوتی ہیں۔ (فض،ص ۲۸)

۵۸۔ درود شریف پڑھنے والا خود بھی اور اس کی اولاد بھی اس سے نفع حاصل کرتے ہیں۔ (فض،ص ۴۸)

۵۹۔ اس سے قربِ الٰہی حاصل ہوتا ہے۔ (فض،ص ۴۸)

۶۰۔ درود وسلام پڑھنے والے کے لئے قبر میں نور ہو جاتا ہے۔ (فض،ص ۴۸)

۶۱۔ حشر میں درود خواں کے لئے نور ہو گا۔ (صث،ص ۲۳)

۶۲۔ دشمنوں پر فتح ملتی ہے۔ (فض،ص ۴۸)

۶۳۔ نفاق اور میل کچیل سے دل پاک ہو جاتا ہے۔ (فض،ص ۴۸)

۶۴۔ اس سے تمام مومن محبت کرنے لگ جاتے ہیں اور منافق جلتے رہتے ہیں۔
(فض،ص ۴۸)

۶۵۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت خواب میں نصیب ہوتی ہے۔(فض،ص ۴۸)

۶۶۔ کثرت سے درود وسلام پڑھنے والے کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت بیداری میں ہونے لگتی ہے۔ (فض، ص ۴۸)

۶۷۔ درود خواں کی ذات، عمل، عمر اور اس کی بھلائیوں کے اسباب میں برکت ہوتی ہے۔

۶۸۔ صلوٰۃ وسلام پڑھنے والے کی شفاعت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ضرور فرمائیں گے۔
(طبرانی، ج، ص ۵۲)

۶۹۔ صبح وشام جو شخص دس دس بار ہر روز درود شریف پڑھا کرے گا وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت پائے گا۔ (کنز اول، ص ۳۵)

۷۰۔ جو مومن سو بار درود وسلام پڑھے اللہ کریم اس کی پیشانی پر نفاق سے پاک ہو جاتا اور دوزخ سے بری ہو جانا لکھ دیتا ہے۔ (صث، ص ۱۷)

۷۱۔ جو مومن سو بار درود وسلام پڑھے اللہ کریم اس کو سو شہیدوں کے ساتھ جنت میں جگہ دے گا۔ (صث، ص ۱۷)

۷۲۔ جو ایک بار درود وسلام پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے اس پر ستر بار رحمت بھیجتے ہیں۔ (مسند امام احمد اول، ص ۲۵۳)

۷۳۔ درود وسلام پڑھنے والے کے لئے دو فرشتے بخشش کی دعا کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے تمام فرشتے ان دو فرشتوں کی دعا پر آمین کہتے ہیں۔
(طبرانی صث، ص ۲۰)

۷۴۔ درود شریف کی مجلس پر اللہ تعالیٰ کی رحمت چھا جاتی ہے اور جو گنہگار بھولا بھٹکا اس مجلس میں تماش بینی کے طور پر شامل ہو جائے وہ بھی محروم نہیں رہتا۔
(صث، ص ۲۰)

۷۵۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سلام کا جواب دیتے ہیں۔
(ابو داؤد، ج ۲، ص ۱۵۰، مسند امام احمد، ج ۲، ص ۵۲۷)

۷۶۔ ایک بار درود و سلام پڑھنے والے کا درود و سلام قبول ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اس کے اسی ۸۰ سال کے گناہ مٹا دیتا ہے۔ (صث، ص ۲۳)

۷۷۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر جب امتی سلام عرض کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر دس بار سلام بھیجتا ہے۔ (صث، ص ۱۸)

۷۸۔ ایک بار درود شریف پڑھنے والے پر اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے دس دس بار صلوٰۃ بھیجتے ہیں۔ (س، ص ۸)

۷۹۔ پانی آگ کو بجھا دیتا ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام پڑھنا گناہوں کو اس سے زیادہ مٹا دیتا ہے اور آپ پر صلوٰۃ وسلام عرض کرنا گردن آزاد کرنے سے زیادہ افضل ہے۔ (کنز اول، ص ۳۵۳)

۸۰۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کتاب میں میرے نام کے ساتھ درود شریف لکھا، فرشتے اس کے لئے بخشش مانگتے رہیں گے جب تک میرا نام اس کتاب میں رہے گا۔ (جواہر ۴، ص ۱۶۹)

۸۱۔ نماز میں درود شریف نہ پڑھا جائے تو نماز کامل نہیں ہوتی۔

(ابن ماجہ) (جواہر، ج ۴، ص ۱۶۴)

۸۲۔ جو شخص جمعہ کے روز نمازِ عصر کے بعد اپنی جگہ سے اٹھنے سے پہلے مندرجہ ذیل درود و سلام اسی بار پڑھے، اس کے اسی سال کے گناہ بخشے جائیں و راس کے لئے اسی سال کی عبادت لکھی جائے۔ (س، ص ۸۲)

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِ نَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ تَسْلِیْمًا۔

★★★★★

فصلِ دوم

مقامات ومواطن

صلوٰۃ وسلام

قرآن مجید کی آیت اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ الاٰیۃ اس امر کی واضح دلیل ہے کہ ہر حال، ہر وقت، ہر مقام میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں صلوٰۃ وسلام عرض کرتے رہنا، برکات، درجات ہر قسم کی مرادات، فیوضیات، قربِ الٰہی قرب نبوی کے حصول کا باعث ہے۔

کوئی وقت، زمانہ اور حال ایسا نہیں ہے کہ جس میں صلوٰۃ وسلام عرض کرنے کی ممانعت ہو۔ حدیث شریف میں وضاحت ہے کہ جہاں تک ہو سکے ہر مسلم، مومن تمام اوقات وحالات میں درود وسلام کا وظیفہ بکثرت پڑھتا رہا کرے۔ (جواہر، ج ۴، ص ۱۵۴ بحوالہ حدیث طبرانی)

حتیٰ کہ امامِ شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک تو درمیانی التحیات کے بعد بھی درود شریف پڑھے، باقی تینوں اماموں کے نزدیک نہ پڑھا جائے، اگر بھول کر پڑھ لے تو سجدہ سہو کرے۔

اسی طرح امامِ شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک ذبح کے وقت اور چھینک آنے کیوقت پڑھے اور امامِ اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، نہ پڑھے۔

تاجر سودا بیچتے وقت نہ پڑھے، تعجب، جماع، انسانی حاجت کے وقت اور نجس مقام پر نہ پڑھے۔ (س، ص ۱۲۵)

جن مقامات، مواطن، اوقات، حالات میں صلوٰۃ وسلام عرض کرنے کی تاکید یا وضاحت ہے، ان کی مختصر تفصیل مستند کتابوں کے حوالہ جات سے درج ذیل کی جارہی ہے۔

۱۔ آخری قعدہ میں التحیات کے بعد پڑھے۔ (س ۴)

۲۔ نمازِ جنازہ میں دوسری تکبیر کے بعد۔ (ج ۲۵۲)

۳۔ جمعہ کے دونوں خطبوں میں۔ (ج ۲۵۶)

۴۔ نمازِ عیدین میں۔ (ج ۳۰۱)

۵۔ خطباتِ عیدین میں۔ (ج ۲۵۶)

۶۔ خطبہء استسقاء میں۔ (ج ۲۵۶)

۷۔ سورج اور چاند کے گہن کے وقت۔ (س ۱۷۴)

۸۔ پانچوں وقت نمازوں کے بعد۔ (ج ۲۹۷، س ۱۷۴)

۹۔ اذان کے بعد۔ (ج ۲۵۸، س ۱۶۹، مسلم مع ذہنی ج ۱، ص ۱۴۳)

۱۰۔ اذان کے بعد الصّلوٰۃ والسلام علیك یارسول اللہ (س ۱۷۲)

۱۱۔ قامت نماز کے وقت۔ (۱۷۳)

۱۲۔ مسجد میں داخل ہونے کے وقت۔ (ج، ص ۲۶۲، س ص ۱۷۳)

۱۳۔ مسجد سے باہر آنے کے وقت۔ (س ۱۷۳)

۱۴۔ جب مسجد میں سے گزرے۔ (ج ۲۸۱، س ۱۹۱)

۱۵۔ مساجد میں۔ (س ۱۷۳)

۱۶۔ وضو کرتے وقت۔ (حرز ۹۶، س ۱۶۹)

۱۷۔ وضو کے بعد۔ (ج، ص ۲۹۲)

۱۸۔ تیمم کرنے کے بعد۔ (س ۱۶۹)

۱۹۔ غسل جنابت کے بعد۔ (س ۱۶۹)

۲۰۔ عورت غسل حیض کے بعد۔ (س ۱۶۹)

۲۱۔ دعا کے اول۔ (ج ۲۶۰)

۲۲۔ دعا کے درمیان۔ (ج ۲۶۰)

۲۳۔ دعا کے بعد۔ (ج ۲۶۰)

۲۴۔ دعائے قنوت کے بعد امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک مستحب ہے۔
(ج ۱، ص ۲۲۵، ۳۲۱)

۲۵۔ حاجی، تلبیہ کے بعد پڑھے۔ (ج ۲۷۶)

۲۶۔ قیامِ عرفات میں۔ (س ۱۷۶)

۲۷۔ مسجد خیف میں۔ (س ۱۷۶)

۲۸۔ کوہِ صفا پر۔ (ج ۲۶۳)

۲۹۔ کوہِ مروہ پر۔ (ج ۲۶۳)

۳۰۔ حجرِ اسود کو بوسہ دیتے وقت۔ (ج ۲۷۷، س ۱۹۴)

۳۱۔ طوافِ وداع سے فارغ ہونے پر۔ (س ۱۷۶)

۳۲۔ مدینہ منورہ میں داخل ہونے کے وقت۔ (س ۱۷۶)

۳۳۔ زیارت روضہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کے وقت۔ (سنن ابوداؤد)

۳۴۔ آثارِ متبرکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کے وقت۔ (س ۱۸۶)

۳۵۔ مقامِ بدر، اُحد وغیرہ دیکھتے کے وقت۔ (س ۱۸۶)

۳۶۔ جمعہ کی رات کثرت سے صلوٰۃ وسلام پڑھے۔ (س ۱۶۶)

۳۷۔ جمعہ کے دن کثرت سے صلوٰۃ وسلام پڑھے۔ (ج ۲۷۹، س ۱۶۶)

۳۸۔ جمعہ کے روز نمازِ عصر کے بعد اسّی بار۔ (س ۸۲)

۳۹۔ صبح اور شام کے وقت۔ (ج ۲۸۸، س ۱۶۸)

۴۰۔ ہفتہ اور اتوار کے دن۔ (حرز، ص ۱۰۷)

۴۱۔ پیر کی رات۔ (س ۱۶۸)

۴۲۔ منگل کی رات۔ (س ۱۶۸)

۴۳۔ فجر اور نمازِ مغرب کے بعد۔ (س ۱۵۴)

۴۴۔ ماہِ شعبان میں ہر روز سات سو بار۔ (س ۱۶۹)

۴۵۔ شبِ برأت میں ایک تہائی رات۔ (س ۱۶۹)

۴۶۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نام، صفت، ضمیر کہنے اور لکھنے کے وقت پڑھے۔
(ج ۲۷۲، س ۱۸۹)

۴۷۔ اجتماع قوم میں۔ (ج ۲۶۳)

۴۸۔ مجلس سے اٹھتے وقت۔ (ج ۲۸۱)

۴۹۔ بازار کو جاتے وقت۔ (ج ۲۸۱، س ۱۹۴)

۵۰۔ دعوت کی طرف جاتے وقت۔ (ج ۲۷۸)

۵۱۔ سونے کے وقت۔ (س ۱۹۴)

۵۲۔ جب سو کر اٹھے۔ (ج ۲۷۷)

۵۳۔ جب نماز تہجد کے لئے اٹھے (س ۱۷۴)

۵۴۔ جس کو نیند نہ آئے، پڑھے۔ (س ۱۹۴)

۵۵۔ ہر مجلسِ ذکر میں۔ (ج ۲۹۳)

۵۶۔ ختمِ قرآن کے وقت۔ (ج ۸ ۷ ۲، ص ۱۸۸)

۵۷۔ حفظِ قرآن کے لئے۔ (حرز ۱۲۴)

اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ○

(ترجمہ) "یااللہ! اس ذاتِ والا پر درود بھیج جس سے اسرارِ ظہور پذیر ہوئے اور انوار طلوع ہوئے اور وہ جس میں حقیقتیں ارتقاء و کمال کو پہنچیں اور حضرت آدم علیہ الصّلوٰۃ والسلام کے علوم بھی آپ میں اترے کہ تمام مخلوق کو عاجز کر دیا اور اس کے سامنے تمام عقول عاجز آ گئیں، اس کی حقیقت کو نہ ہم سے پہلے پا سکے اور نہ بعد والے پا سکیں گے۔ عالمِ ملکوت کے باغات اس کے جمال کی چمک سے مزیّن ہیں اور عالم جبروت کے حوض اس سے انوار کے فیضان سے چھلک رہے ہیں اور تمام کائنات میں کوئی شے ایسی نہیں ہے جو اس سے مربوط نہ ہو جب کہ واسطہ نہ رہے تو موسوط بھی نہیں رہتا۔ یااللہ! ایسا درود بھیج جو تیری عظمت کے لائق تیری جناب سے اس ذاتِ والا کی طرف اس شان و عظمت کے ساتھ ہو جس کی اہلیت و قابلیت اس ہستی پاک میں ہے۔ اے اللہ بلا شک و شبہ وہ ذاتِ والا تیرا جامع ترین بھید ہے جو تیری ہستی پاک کی بے مثل دلیل ہے اور تیرے حضور میں تیرا سب سے بڑا حجاب قائم ہے۔ یااللہ! مجھے اس کے نسب سے ملا دے اور اس کے حسب یعنی تقویٰ سے محقق کر دے اور اس کے واسطہ سے مجھے ایسی معرفت عطا فرما کہ اس معرفت کے ذریعہ سے جہالت کے گڑھوں سے بچ جاؤں اور اس کے ذریعہ سے فضائل و کمالات کے گھاٹوں سے سیراب ہو جاؤں اور اس ذات والا کے راستہ پر اپنی بارگاہ تک اپنی بھرپور مدد کے ساتھ چلائے جا اور مجھے باطل پر حملہ آور ہونے کی طاقت عطا فرما کہ میں اسے کچل کر رکھ دوں اور مجھے احدیت

سے بچا لے اور مجھے بحرِ وحدت کے چشمے میں غرق فرما دے یہاں تک کہ میں نہ دیکھوں، نہ سنوں، اور نہ پاؤں اور نہ محسوس کروں مگر اسی سے اور حجابِ اعظم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو میری روح کی زندگی اور ان کی روحِ مبارک کو میری حقیقت کا بھید بنا دے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حقیقت کو میرے تمام حالات اجزاء اعضائے ظاہری باطنی سے متعلق فرما دے تا کہ آپ کے سوا اور کسی سے تعلق ہی نہ رہے، بر بنائے تحقیق حق یعنی روز میثاق کے عہد اور بلیٰ (کہ اتباع محمدِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں کیا) اے اول، اے آخر، اے ظاہر، اے باطن! میری پکار سُن لے جس طرح اپنے بندے زکریا علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی پکار سن لی اپنی خاص اعانت سے خاص اپنی رضا کے لئے میری مدد فرما اور میرے اور اپنی جناب میں جمعیت فرما اور میرے اور اپنے غیر کے درمیان میں آ جا یعنی کسی وقت بھی مجھے کسی حجاب میں نہ رکھیو، اللہ، اللہ، اللہ بے شک جس اللہ کریم نے آپ پر قرآنِ مجید اتارا، معاد یعنی جہاں کا وعدہ کیا ہے وہاں لوٹائے گا۔ اے ہمارے رب اپنی جناب سے رحمت عطا فرما اور ہمارے لئے ہمارے معاملے کی بھلائی مہیا کر، ضرور اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے ہیں، اے ایمان والو! تم بھی اس پر درود بھیجو اور سلام جیسا کہ سلام کا حق ہے۔"

۵۸۔ وعظ اور تقریر کے وقت۔ (ج ۲۸۵)

۵۹۔ درس اور تعلیم دینے کے وقت (ج ۲۸۵)

۶۰۔ گناہ کے بعد توبہ کرتے وقت پڑھے۔ (ج ۲۸۸، س ۱۹۴)

۶۱۔ گھر میں داخل ہونے کے وقت۔ (ج ۲۹۳، س ۱۹۴)

۶۲۔ کسی چیز کے بھول جانے کے وقت۔ (ج ۲۹۳، س ۱۹۴)

۶۳۔ نکاح کے وقت۔ (ج ۲۹۰)

۶۴۔ محتاجی کے وقت۔ (ج ۲۹۰)

۶۵۔ مفلس کے پاس مال نہ ہو تو اس کا صدقہ درود شریف پڑھنا ہے۔ (ج ۲۹۹)

۶۶۔ مصیبت اور سختی کے وقت۔ (ج ۲۸۱، س ۱۹۱)

۶۷۔ حاجت روائی کے وقت۔ (ج ۲۹۴)

۶۸۔ کلام کرنے سے پہلے۔ (س ۱۹۰)

۶۹۔ احباب سے ملنے کے وقت۔ (س ۱۹۱)

۷۰۔ سفر کے ارادے کے وقت۔ (س ۱۷۶)

۷۱۔ کسی سواری پر سوار ہونے کے وقت۔ (س ۱۷۵)

۷۲۔ پاؤں کے سُن ہو جانے پر۔ (س ۱۹۴)

۷۳۔ مولی کی پہلی پھانک کھانے کے وقت اس نیت سے پڑھے کہ اس کی بدبو نہ رہے۔ (حرز ۱۱۹)

۷۴۔ فتویٰ لکھنے کے وقت۔ (حرز ۱۲۷)

۷۵۔ فیصلہ سناتے وقت۔ (حرز ۱۲۸)

۷۶۔ الزام سے بری ہونے کے لئے۔ (س ۱۹۲)

۷۷۔ طاعون واقع ہو جانے پر۔ (س ۱۹۱)

۷۸۔ طلب شفائے مرض کے لئے۔ (س ۱۹۱)

۷۹۔ کان کے درد کے وقت۔ (س ۲۳)

۸۰۔ وصیت لکھنے کے وقت (س ۱۷۸)

۸۱۔ میت کو قبر میں داخل کرنے کے وقت۔ (س ۱۷۵)

۸۲۔ رفع مرض نسیان کے لئے۔ (فض ۱۹۱)

★★★★★

فصلِ سوم:

صلوٰۃ وسلام کے خاص فضائل والے صیغے چند ایک، مقالہ ہذا میں تحریر کئے جارہے ہیں، مزید صیغے شائقین حضرات دلائل الخیرات، القوال البدیع، سعادۃ الدارین وغیرہ کتبِ معتبرہ سے معلوم کرسکتے ہیں۔

۱۔ الصلوٰۃ التامہ مع تشریح مقالہ ہذا صفحہ ۱۱ پر درج ہے۔

۲۔ اَلصَّلٰوۃُ الْمَشِیْشِیَّۃُ

قطبِ جامع، الکامل، الوارث، الواصل الموصل مولٰنا عبدالسلام بن مشیش رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

اس درود شریف کی نسبت بڑے بڑے اغواث، اقطاب، اوتاد، نجباء، نقباء، مفسرین، محدثین، اولیاء، صلحاء اور فقہاء کا اتفاق ہے کہ درود شریف کے اکثر صیغوں سے افضل ہے، اکثر اغواثِ زمانہ اور اقطابِ وقت متعدد شرح لکھتے رہے ہیں۔ شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اس کی شرح فیوضِ الحرمین میں لکھی ہے۔

قطبِ وقت سید عبدالغنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ مجدد وقت، مجددِ دین امام زبیدی کے پیرومرشد ہیں، عارف باللہ احمد نخعی سے روایت کرتے ہیں کہ اس درود شریف کے پڑھنے سے وہ انوار و برکات حاصل ہوتے ہیں جن کی حقیقت سوائے اللہ تعالیٰ کے اور کوئی نہیں جانتا اور اس کے پڑھنے سے اللہ تعالیٰ کی مدد اور فتح ربانی حاصل ہوتی ہے اور صدق و اخلاص سے ہمیشہ پڑھنے والے کا سینہ کھل جاتا ہے، کاروبار میں کامیابی ہوتی ہے اور باطن اور ظاہر کی تمام آفتوں، بلاؤں اور باطنی وظاہری بیماریوں سے اللہ تعالیٰ حفاظت میں آجاتا ہے اور دشمنوں پر فتح پاتا ہے اور کاروبار میں اللہ تعالیٰ کی تائید سے توفیق دیا جاتا ہے، اللہ تعالیٰ اور

۶۴۔ محتاجی کے وقت۔ (ج ۲۹۰)

۶۵۔ مفلس کے پاس مال نہ ہو تو اس کا صدقہ درود شریف پڑھنا ہے۔ (ج ۲۹۹)

۶۶۔ مصیبت اور سختی کے وقت۔ (ج ۲۸۱، س ۱۹۱)

۶۷۔ حاجت روائی کے وقت۔ (ج ۲۹۴)

۶۸۔ کلام کرنے سے پہلے۔ (س ۱۹۰)

۶۹۔ احباب سے ملنے کے وقت۔ (س ۱۹۱)

۷۰۔ سفر کے ارادے کے وقت۔ (س ۱۷۶)

۷۱۔ کسی سواری پر سوار ہونے کے وقت۔ (س ۱۷۵)

۷۲۔ پاؤں کے سُن ہو جانے پر۔ (س ۱۹۴)

۷۳۔ مولی کی پہلی پھانک کھانے کے وقت اس نیت سے پڑھے کہ اس کی بدبو نہ رہے۔

(حرز ۱۱۹)

۷۴۔ فتویٰ لکھنے کے وقت۔ (حرز ۱۲۷)

۷۵۔ فیصلہ سناتے وقت۔ (حرز ۱۲۸)

۷۶۔ الزام سے بری ہونے کے لئے۔ (س ۱۹۲)

۷۷۔ طاعون واقع ہو جانے پر۔ (س ۱۹۱)

۷۸۔ طلب شفائے مرض کے لئے۔ (س ۱۹۱)

۷۹۔ کان کے درد کے وقت۔ (س ۲۳)

۸۰۔ وصیت لکھنے کے وقت (س ۱۷۸)

۸۱۔ میت کو قبر میں داخل کرنے کے وقت۔ (س ۱۷۵)

۸۲۔ رفع مرض نسیان کے لئے۔ (فض ۱۹۱)

★★★★★

فصلِ سوم:

صلوٰۃ وسلام کے خاص فضائل والے صیغے چند ایک، مقالہ ہٰذا میں تحریر کئے جارہے ہیں، مزید صیغے شائقین حضرات دلائل الخیرات، القوال البدیع، سعادۃ الدارین وغیرہ کتب معتبرہ سے معلوم کرسکتے ہیں۔

۱۔ الصلوٰۃ التامہ مع تشریح مقالہ ہٰذا صفحہ ۱۱ پر درج ہے۔

۲۔ اَلصَّلٰوۃُ الْمَشِیْشِیَّۃُ

قطبِ جامع، الکامل، الوارث، الواصل الموصل مولٰنا عبدالسلام بن مشیش رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

اس درود شریف کی نسبت بڑے بڑے اغواث، اقطاب، اوتاد، نجباء، نقباء، مفسرین، محدثین، اولیاء، صلحاء اور فقہاء کا اتفاق ہے کہ درود شریف کے اکثر صیغوں سے افضل ہے، اکثر اغواث زمانہ اور اقطابِ وقت متعدد شرح لکھتے رہے ہیں۔ شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اس کی شرح فیوض الحرمین میں لکھی ہے۔

قطبِ وقت سید عبدالغنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ مجدد وقت، مجددِ دین امام زبیدی کے پیرومرشد ہیں، عارف باللہ احمد نخعی سے روایت کرتے ہیں کہ اس درود شریف کے پڑھنے سے وہ انوار و برکات حاصل ہوتے ہیں جن کی حقیقت سوائے اللہ تعالیٰ کے اور کوئی نہیں جانتا اور اس کے پڑھنے سے اللہ تعالیٰ کی مدد اور فتح ربانی حاصل ہوتی ہے اور صدق و اخلاص سے ہمیشہ پڑھنے والے کا سینہ کھل جاتا ہے، کاروبار میں کامیابی ہوتی ہے اور باطن اور ظاہر کی تمام آفتوں، بلاؤں اور باطنی وظاہری بیماریوں سے اللہ تعالیٰ حفاظت میں آجاتا ہے اور دشمنوں پر فتح پاتا ہے اور کاروبار میں اللہ تعالیٰ کی تائید سے توفیق دیا جاتا ہے، اللہ تعالیٰ اور

اس کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی عنایات اس کے شامل حال رہتی ہیں۔

وظیفہ: اس درود شریف کا وظیفہ دو طرح پر ہے:۔

۱۔ نمازِ فجر کے بعد ایک مرتبہ اور نمازِ مغرب کے بعد ایک مرتبہ پڑھا جائے۔

۲۔ بعد نمازِ فجر ۳ بار، بعد نمازِ مغرب ۳ بار، بعد نمازِ عشاء ۳ بار پڑھا جائے۔

(فض ۱۱۱، ۱۱۲)

درود شریف یہ ہے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مَنْ مِّنْهُ انْشَقَّتِ الْاَسْرَارُ وَانْفَلَقَتِ الْاَنْوَارُ وَفِيْهِ ارْتَقَتِ الْحَقَآئِقُ وَتَنَزَّلَتْ عُلُوْمُ اٰدَمَ فَاَعْجَزَ الْخَلَآئِقَ وَلَهٗ تَضَآئَلَتِ الْفُهُوْمُ فَلَمْ يُدْرِكْهُ مِنَّا سَابِقٌ وَّلَا لَاحِقٌ فَرِيَاضُ الْمَلَكُوْتِ بِزَهْرِ جَمَالِهٖ مُوْنِقَةٌ وَّحِيَاضُ الْجَبَرُوْتِ بِفَيْضِ اَنْوَارِهٖ مُتَدَفِّقَةٌ وَّلَا شَيْءَ اِلَّا وَهُوَ بِهٖ مَنُوْطٌ اِذْلَوْ لَا الْوَسِطَةُ لَذَهَبَ كَمَا قِيْلَ الْمَوْسُوْطُ صَلٰوةً تَلِيْقُ بِكَ مِنْكَ اِلَيْهِ كَمَا هُوَ اَهْلُهٗ ○ اَللّٰهُمَّ اِنَّهٗ سِرُّكَ الْجَامِعُ الدَّالُّ عَلَيْكَ وَحِجَابُكَ الْاَعْظَمُ الْقَآئِمُ لَكَ بَيْنَ يَدَيْكَ اَللّٰهُمَّ اَلْحِقْنِيْ بِنَسَبِهٖ وَحَقِّقْنِيْ بِحَسَبِهٖ وَعَرِّفْنِيْ اِيَّاهُ مَعْرِفَةً اَسْلَمُ بِهَا مِنْ مَّوَارِدِ الْجَهْلِ وَاَكْرَعُ بِهَا مِنْ مَّوَارِدِ الْفَضْلِ وَاحْمِلْنِيْ عَلٰى سَبِيْلِهٖ اِلٰى حَضْرَتِكَ حَمْلًا

مَّحۡفُوۡفًا بِنُصۡرَتِكَ وَاَقۡذِفۡ بِیۡ عَلَی الۡبَاطِلِ فَاَدۡمَغَهٗ وَزُجَّ بِیۡ فِیۡ بِحَارِ الۡاَحَدِيَّةِ وَانۡشُلۡنِیۡ مِنۡ اَوۡحَالِ التَّوۡحِيۡدِ وَاَغۡرِقۡنِیۡ فِیۡ عَيۡنِ بَحۡرِ الۡوَحۡدَةِ حَتّٰی لَاۤ اَرٰی وَلَاۤ اَسۡمَعَ وَلَاۤ اَجِدَ وَلَاۤ اُحِسَّ اِلَّا بِهَا وَاجۡعَلِ الۡحِجَابَ الۡاَعۡظَمَ حَيٰوةَ رُوۡحِهٖ سِرَّ حَقِيۡقَتِیۡ وَ حَقِيۡقَتَهٗ جَامِعَ عَوَالِمِیۡ بِتَحۡقِيۡقِ الۡحَقِّ الۡاَوَّلِ يَا اَوَّلُ يَا اٰخِرُ يَا ظَاهِرُ يَا بَاطِنُ اِسۡمَعۡ نِدَآئِیۡ بِمَا سَمِعۡتَ بِهٖ نِدَآءَ عَبۡدِكَ زَكَرِيَّا وَانۡصُرۡنِیۡ بِكَ لَكَ وَاَيِّدۡنِیۡ بِكَ لَكَ وَاجۡمَعۡ بَيۡنِیۡ وَبَيۡنَكَ وَحُلۡ بَيۡنِیۡ وَبَيۡنَ غَيۡرِكَ اَللّٰهُ اَللّٰهُ اَللّٰهُ اِنَّ الَّذِیۡ فَرَضَ عَلَيۡكَ الۡقُرۡاٰنَ لَرَآدُّكَ اِلٰی مَعَادٍ ط رَبَّنَاۤ اٰتِنَا مِنۡ لَّدُنۡكَ رَحۡمَةً وَّهَيِّئۡ لَنَا مِنۡ اَمۡرِنَا رَشَدًا ۝ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوۡنَ عَلَی النَّبِیِّ ط يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا صَلُّوۡا عَلَيۡهِ وَسَلِّمُوۡا تَسۡلِيۡمًا۔

۳۔ اَلصَّلٰوةُ التَّفۡرِيۡجِيَّةُ

فضائل : خزینۃ الاسرار میں شیخ عارف محمد حقی نازلی امام قرطبی سے نقل کرتے ہیں کہ جو شخص اس درود شریف کو ہر روز ہمیشہ ۴۱ بار یا ۱۰۰ بار یا زیادہ پڑھتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے غم اور فکر کو دور، اس کی تکلیف اور مشکل کو حل کردے، اس کا کام آسان کرے۔ اس کا سر نورانی کردے، اس کی قدر بلند کردے، اس کی حالت سنوار دے اور اس کا رزق وسیع کرے، بہت زیادہ بھلائیوں اور نیکیوں کے دروازے اس پر کھول دے، حکومت میں اس کی بات کا اثر ڈال

دے، زمانے کے حادثوں سے اسے مامون کرے، بھوک اور محتاجی کی تکلیف سے اسے بچالے، مخلوق کے دلوں میں اس کی محبت ڈال دے اور اللہ کریم سے جو چیز مانگے اللہ تعالیٰ اس کو وہ چیز عطا کرے۔

مذکورہ فوائد اور اس کے علاوہ بے شمار برکات اس درود شریف کو ہمیشہ پڑھتے رہنے سے حاصل ہوتی ہیں۔

وظیفہ: اس درود شریف کا وظیفہ کرنے کے مندرجہ ذیل طریقے ہیں۔

۱۔ ہر پنجگانہ نماز کے بعد گیارہ بار پڑھے۔

۲۔ نمازِ صبح کے بعد اکتالیس بار پڑھے۔

۳۔ ہر روز سو بار پڑھے۔

۴۔ ہر روز مرسلین کی گنتی کے مطابق ۳۱۳ بار پڑھے۔ (علیہم السلام)

۵۔ ہر روز ایک ہزار بار ہمیشہ پڑھے۔

اس کو وہ کچھ ملے کہ صفت کرنے والے اس کی تعریف نہ کرسکیں کہ نہ اس کو کسی آنکھ نے دیکھا، نہ کسی انسان کے دل میں خیال گزرا۔

۶۔ کسی اہم معاملہ میں کامیابی چاہنے والا یا کسی بلا میں گرفتار شخص یہ درود شریف چار ہزار چار سو چوالیس بار پڑھے، اللہ تعالیٰ اس کی مراد اور مطلب برآری نیت کے مطابق کردے گا۔ (فض، ص ۱۶۴۔ص ۱۶۵)

درود شریف یہ ہے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ صَلٰوۃً کَامِلَۃً وَّسَلِّمْ سَلَامًا تَامًّا عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ تَنْحَلُّ بِہِ الْعُقَدُ وَتَنْفَرِجُ بِہِ الْکُرَبُ وَتُقْضٰی بِہِ الْحَوَائِجُ وَتُنَالُ بِہِ

الرَّغَّآئِبُ وَ حُسنُ الخَوَاتِمِ وَيُستَسقَى الغَمَا مُ بِوَجهِهِ الكَرِيمِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَصَحبِهٖ فِي كُلِّ لَمحَةٍ وَّ نَفَسٍ بِعَدَدِ كُلِّ مَعلُومٍ لَّكَ ۔

(ترجمہ) ''یااللہ درود بھیج کامل اور پورا اسلام بھیج ہمارے سردار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر کہ اس کے وسیلہ سے مشکلات حل ہو جائیں اور اس کے ذریعہ سے پریشانیاں کھل جائیں اور اس کے وسیلہ سے حاجات پوری ہو جائیں اور اس کے توسل سے تمنائیں برآئیں اور انجام اچھے ہوں اور بادل آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک کی برکت سے برستا ہے اور ان کی آل اور اصحاب پر بھی ہر لمحہ میں ہر سانس میں اپنی تمام معلومات کی تعداد کے مطابق (درود وسلام بھیج)

۴۔ اَلصَّلٰوۃُ المُنجِیَۃُ

فضائل : ہر مہم اور مصیبت کے وقت ایک ہزار بار پڑھا جائے تو مشکل حل ہو جائے اور مراد پوری ہو جائے ، یہ درود شریف رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شیخ صالح موسیٰ ضریر رحمۃ اللہ علیہ کو اس وقت سکھایا جب کہ وہ بحری جہاز میں سوار تھے ، جہاز ڈوبنے لگا ، تمام لوگ چلاّنے لگے ۔ شیخ مذکور پر خواب کا غلبہ ہوا رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی ، فرمایا جہاز والوں سے کہو کہ یہ درود شریف ہزار بار پڑھیں کہتے ہیں کہ میری آنکھ کھلی اور میں نے جہاز والوں سے بیان کیا تو جب ہم نے تین سو بار پڑھا تو جہاز چل پڑا اور جو کوئی پانچ سو بار پڑھے ، ہر قسم کا فائدہ اور غناء حاصل کرے ۔

شیخ اکبر رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ یہ درود شریف عرش کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے ۔ آدھی رات کو جو کوئی کسی دینوی یا آخروی حاجت کے لئے پڑھے ،

اللہ تعالیٰ پوری کردے گا. واقعی قبولیت دعا کے لئے اُچک لی جانے والی بجلی سے بھی زیادہ تیز رفتار. اکسیر اعظم اور بہت بڑا تریاق ہے۔ (فض،۷۶ تا ۷۸)

درود شریف یہ ہے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍوَّ عَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍصَلٰوۃً تُنَجِّیْنَا بِھَا مِنْ جَمِیْعِ الْاَھْوَالِ وَ الْاٰفَاتِ وَتَقْضِیْ لَنَا بِھَا جَمِیْعِ الْحَاجَاتِ وَتُطَھِّرُنَابِھَامِنْ جَمِیْعِ السَّیِّئَاتِ وَتَرْ فَعُنَا بِھَا عِنْدَكَ اَعْلَی الدَّرَ جَاتِ وَتُبَلِّغُنَا بِھَآ اَقْصَی الْغَا یَاتِ مِنْ جَمِیْعِ الْخَیْرَاتِ فِی الْحَیٰوۃِ وَ بَعْدَ الْمَمَاتِ یَآ اَرْ حَمَ الرَّ احِمِیْنَ ○

(ترجمہ) ''یا اللہ! ہمارے سردار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور ہمارے سردار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر درود بھیج ،ایسا درود کہ ان کے وسیلہ سے تو ہمیں تمام خطرات اور آفات سے بچا، اور ان کے وسیلہ سے ہماری جملہ حاجتیں پوری کردے اور ان کے وسیلہ سے تو ہمیں تمام گناہوں سے پاک کردے اور اس کے ذریعہ سے اپنی جناب میں بلند درجات سے سرفراز فرما، اور ان کے سبب سے ہماری انتہائی خواہشات زندگی اور موت کے بعد کی ہر قسم کی بھلائیوں تک پہنچا دے، اے تمام رحم کرنے والوں سے بڑھ کر رحم کرنے والے۔''

۵۔ درودِ تاج

حضرت مولانا قاری سلیمان صاحب پھلواری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب صلوٰۃ وسلام میں لکھا ہے کہ حضرت خواجہ سید ابوالحسن شاذلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے درودِ تاج نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی جناب میں زیارت کے وقت پیش کیا

اور عرض کیا کہ یا رسول للہ صلی اللہ علیہ وسلم اس درود شریف کے لئے منظوری عطا فرمائیے کہ یہ ایصالِ ثواب کے وقت ختم میں پڑھا جایا کرے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے منظور فرمالیا۔ اس درود شریف کی یہ فضلیت بہت بڑی ہے، دیگر فضائل اور اس کے پڑھنے کے طریقے مطبوعہ کتابوں میں تحریر ہیں۔

درود شریف یہ ہے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ التَّاجِ وَالْمِعْرَاجِ وَالْبُرَاقِ وَالْعَلَمِ دَافِعِ الْبَلَآءِ وَالْوَبَآءِ وَالْقَحْطِ وَالْمَرَضِ وَالْاَلَمِ اِسْمُہٗ مَکْتُوْبٌ مَّرْفُوْعٌ مَّشْفُوْعٌ مَّنْقُوْشٌ فِی اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ سَیِّدِ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ جِسْمُہٗ مُقَدَّسٌ مُّعَطَّرٌ مُّطَهَّرٌ مُّنَوَّرٌ فِی الْبَیْتِ وَالْحَرَمِ شَمْسِ الضُّحٰی بَدْرِ الدُّجٰی صَدْرِ الْعُلٰی نُوْرِ الْهُدٰی کَهْفِ الْوَرٰی مِصْبَاحِ الظُّلَمِ جَمِیْلِ الشِّیَمِ شَفِیْعِ الْاُمَمِ صَاحِبِ الْجُوْدِ وَالْکَرَمِ وَاللّٰہُ عَاصِمُہٗ وَجِبْرِیْلُ خَادِمُہٗ وَالْبُرَاقُ مَرْکَبُہٗ وَالْمِعْرَاجُ سَفَرُہٗ وَسِدْرَۃُ الْمُنْتَهٰی مَقَامُہٗ وَقَابَ قَوْسَیْنِ مَطْلُوْبُہٗ وَالْمَطْلُوْبُ مَقْصُوْدُہٗ وَالْمَقْصُوْدُ مَوْجُوْدُہٗ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ شَفِیْعِ الْمُذْنِبِیْنَ اَنِیْسِ الْغَرِیْبِیْنَ رَحْمَۃٍ لِّلْعٰلَمِیْنَ رَاحَۃِ الْعَاشِقِیْنَ مُرَادِ

الْمُشْتَاقِيْنَ شَمْسِ الْعَارِفِيْنَ سِرَاجِ السَّالِكِيْنَ مِصْبَاحِ الْمُقَرَّبِيْنَ مُحِبِّ الْفُقَرَآءِ وَالْغُرَبَآءِ وَالْمَسَاكِيْنِ سَيِّدِ الثَّقَلَيْنِ نَبِيِّ الْحَرَمَيْنِ اِمَامِ الْقِبْلَتَيْنِ وَسِيْلَتِنَا فِي الدَّارَيْنِ صَاحِبِ قَابَ قَوْسَيْنِ مَحْبُوْبِ رَبِّ الْمَشْرِقَيْنِ وَالْمَغْرِبَيْنِ جَدِّ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ مَوْلٰنَانَا وَ مَوْلَى الثَّقَلَيْنِ اَبِي الْقَاسِمِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ نُوْرٍ مِّنْ نُّوْرِ اللّٰهِ يَاَيُّهَا الْمُشْتَاقُوْنَ بِنُوْرِ جَمَالِهٖ صَلُّوْا عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ○

(ترجمہ) "یا اللہ! درود بھیج ہمارے سردار اور آقا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم تاج والے، معراج والے، براق والے، علم والے، پر بلا، وباء، قحط، مرض دور کرنے والے پر، ان کا نام لکھا ہوا بلند کیا ہوا لوح وقلم میں مشفوع، منقوش ہے، عرب وعجم کے سردار ہیں۔ ان کا جسم بیت وحرم میں مقدس، معطّر، مطہر، منور ہے، چاشت کے آفتاب، اندھیرے کو دور کرنے والے، چودھویں کے ماہِ منیر، بلندی کے صدر، ہدایت کے نور، مخلوق کو پناہ دینے والے، اندھیروں کے چراغ، اچھی عادات والے، تمام امتوں کی شفاعت کرنے والے، صاحبِ جود وکرم، اللہ کریم ان کا حافظ اور جبریل علیہ السلام ان کا خادم، براق ان کی سواری اور معراج ان کا سفر، سدرۃ المنتہیٰ مقام، قاب قوسین (قربِ الٰہی) ان کا مطلوب اور مطلوب ان کا مقصود اور مقصود ان کا موجود، تمام رسولوں کے سردار،

تمام نبیوں کے ختم کرنے والے، گناہگاروں کی شفاعت کرنے والے، غرباء سے اُنس رکھنے والے، تمام جہانوں کی شفاعت کرنے والے، عاشقوں کی راحت، مشتاقوں کی مراد، عارفوں کے آفتاب، اللہ کی راہ میں چلنے والوں کے لئے چراغ، مقربین کے لئے شمعِ فروزاں، فقروں، غریبوں اور مسکینوں سے محبت کرنے والے، ثقلین کے سردار، حرمین کے نبی، دونوں قبلوں کے امام، دونوں جہانوں میں ہمارے وسیلہ، قاب قوسین والے، دونوں مشرقوں اور دونوں مغربوں کے رب کے محبوب، امام حسن اور امامِ حسین کے نانا، ہمارے آقا اور ثقلین کے والی، ابوالقاسم محمد بن عبداللہ، اللہ تعالیٰ کے نور کے نور، اے اس کے جمال کے نور کا اشتیاق رکھنے والو! اس پر، اس کی آل پر، اس کے صحابہ پر درود بھیجو اور سلام عرض کرو جیسا کہ سلام عرض کرنے کا حق ہے۔"

۶۔ اَلصَّلٰوۃُ الْفَاتِحَۃُ

جواہر المعانی مطبوعہ مصر میں اس درود شریف کے بہت زیادہ محیر العقول فضائل درج ہیں، عارف تیجانی رحمۃ اللہ علیہ کو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بوقت زیارت ارشاد فرماتے ہیں، جو اس درود شریف کو ایک بار پڑھے اس کو اتنا ثواب مل جائے گا جتنا کہ اس دن درود و وظائف پڑھنے والوں کو ملے گا۔

غوثِ زمانہ حضرت محمد البکری الکبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ کہ جو مسلمان اس دور شریف کو عمر بھر میں ایک بار پڑھ لے گا اگر بفرضِ محال وہ دوزخ میں داخل ہو جائے تو اللہ تعالیٰ کے حضور میں میرا دامنگیر ہو جائے۔ (فض، ص ۱۴۴)

درود شریف یہ ہے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ الْفَاتِحِ لِمَا اُغْلِقَ وَالْخَاتِمِ لِمَا سَبَقَ وَ النَّاصِرِ الْحَقَّ بِالْحَقِّ وَالْھَادِیْ اِلٰی صِرَاطِكَ الْمُسْتَقِیْمِ ط صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ حَقَّ قَدْرِہٖ وَمِقْدَارِہِ الْعَظِیْمِ ط

(ترجمہ) ''یا اللہ! درود اور سلام اور برکت بھیج ہمارے سردار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جو کھولنے والے ہیں اس کے جو بند کیا گیا تھا اور جو گزرا اس کے بند کرنے والے ہیں اور جو دین حق کی حق کے ساتھ مدد کرنے والے ہیں اور تیری سیدھی راہ کی طرف ہدایت کرنے والے ہیں، اللہ تعالیٰ ان پر اور ان کی آل پر اور ان کے اصحاب پر ان کی قدر و منزلت عظیمہ کے حق کے مطابق درود بھیج۔''

۷۔ صَلٰوۃُ النُّوْرِ الذَّاتِیِّ

سید ابی الحسن شاذلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ مولف حزب البحر و امام طریقہ شاذلیہ علیہ۔

فضائل:

۱۔ اس درود شریف کو ایک بار پڑھا جائے تو ایک لاکھ درود شریف پڑھنے کا ثواب ملتا ہے۔

۲۔ اگر کسی کو کوئی حاجت پیش آجائے تو یہ درود شریف پانچ سو بار پڑھا جائے اللہ کریم بحرمت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس کی حاجت پوری کر دیتا ہے اور

مشکل حل فرما دیتا ہے۔

درود شریف یہ ہے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِالنُّوْرِ الذَّاتِیِّ السَّارِیْ فِیْ جَمِیْعِ الْاٰثَارِ وَالْاَسْمَآءِ وَالصِّفَاتِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ ○

(ترجمہ) ''یا اللہ! درود بھیج ہمارے سردار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہر جو نور ذاتی ہیں، تمام اسماء و آثار و صفات میں سریان کئے ہوئے ہیں اور ان کی آل اور اصحاب پر اور سلام بھیج''۔

۸۔ صَلٰوۃُ السَّعَادَۃِ

امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ اس درود شریف کو ایک بار پڑھا جائے تو چھ لاکھ بار درود شریف پڑھنے کا ثواب ملتا ہے۔ (فض ۱۴۹)

درود شریف یہ ہے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللّٰہِ صَلٰوۃً دَآئِمَۃً م بِدَوَامِ مُلْكِ اللّٰہِ ○

(ترجمہ) ''یا اللہ! درود بھیج ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اس تعداد کے مطابق جو اللہ کے علم میں ہے، ایسا درود جو اللہ تعالیٰ کے دائمی ملک کے ساتھ دوامی ہو''۔

۹۔ صلوٰۃ غوثیہ

یہ درود شریف اعلیٰ حضرت مولانا شاہ احمد رضا خاں صاحب بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیاض سے لیا گیا ہے۔

درود شریف یہ ہے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ مَّعْدِنِ الْجُوْدِ وَالْكَرَمِ وَاٰلِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ○

(ترجمہ) ''یا اللہ! ہمارے سردار اور آقا کرم وسخا کی کان حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی آل پر درود، برکت اور سلام بھیج''۔

۱۰۔ صلوٰۃ چشتیہ

از بیاض قبلہ الحاج پیر غوث محمد صاحب چشتی صابری رحمۃ اللہ علیہ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍم بِعَدَدِ كُلِّ ذَرَّةٍ مِائَةَ اَلْفِ اَلْفِ مَرَّةٍ ○

(ترجمہ) ''یا اللہ! ہمارے سردار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ذرہ کی گنتی کے مطابق (ایک لاکھ ضرب ایک ہزار یعنی) دس کروڑ بار درود بھیج''۔

۱۱۔ صلوٰۃ نقشبندیہ

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ نِّبْرَاسِ الْاَنْبِيَآءِ وَنَيِّرِ الْاَوْلِيَآءِ زِبْرِ قَانِ الْاَصْفِيَآءِ وَيُوْحِ الثَّقَلَيْنِ

وَضِيَآءِ الْخَائِفِيْنَ ○

(ترجمہ) "یااللہ! ہم آپ سے سوال کرتے ہیں کہ آپ ہمارے سردار انبیاء کے چراغ، اولیاء کے آفتاب تاباں، برگزیدہ بندوں کے ماہِ درخشاں، ثقلین کے سورج، مشرق ومغرب کی ضیاء حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیج۔"

۱۲۔ صَلوٰۃ خِضْرِیَّہ

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ○

(ترجمہ) "اللہ تعالیٰ اپنے حبیب حضرتِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر سلام اور درود بھیج۔"

(اجازت عطافرمودہ حضرت قبلہ میاں شیر محمد صاحب شرقپوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

۱۳۔ صَلوٰۃ کَمَالِیَّہ

فضائل:

۱۔ ایک بار پڑھنے سے ستر ہزار مرتبہ درود شریف پڑھنے کا ثواب ملتا ہے۔

۲۔ اگر کسی کو نسیان کی بیماری ہو تو وہ نمازِ مغرب اور عشاء کے درمیان بلا تعداد اس درود شریف کو پڑھا کرے انشاء اللہ یہ بیماری دور ہو جائے گی اور حافظہ بڑھ جائے گا۔

درود شریف یہ ہے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِ نَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ

اَلْکَامِلِ وَعَلٰی اٰلِہٖ کَمَا لَا نِہَایَۃَ لِکَمَالِكَ وَعَدَدَ کَمَالِہٖ○

(فض ۱۹۱)

(ترجمہ) ''یا اللہ ہمارے سردار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نبی کامل پر اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر درود وسلام اور برکتیں بھیج۔ ایسی جیسی تیرے کمال کی انتہاء نہیں ہے اور اس نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے کمال کا شمار نہیں ہے۔''

۱۴۔ صَلوٰۃُ حَلِّ الْمُشْکِلَاتِ

مفتی دمشق حامد آفندی رحمۃ اللہ علیہ ایک دفعہ سخت مشکلات میں گرفتار ہو گئے، وہاں کا وزیر اُن کا سخت دشمن ہو گیا۔ وہ رات کو نہایت درجہ کرب وبلا میں تھے کہ آنکھ لگ گئی، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے، تسلی دی اور یہ درود شریف سکھایا کہ جب تو اس کو پڑھے گا۔ اللہ کریم تیری مشکل حل کر دے گا۔ آنکھ کھل گئی، یہ درود شریف پڑھا تو مشکل حل ہو گئی۔

اکابرین ملت نے اکثر مشکلات میں اس کو پڑھا ہے، فتاویٰ شامی کے مؤلف علامہ سید ابن عابدین رحمۃ اللہ علیہ کے ثبت میں اس کی باضابطہ سند موجود ہے۔ (فض، ص ۱۵۴)

اس کے پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ عشاء کی نماز کے بعد تازہ وضو کر کے دو رکعت نماز نفل پڑھے، پہلی رکعت میں الحمد شریف کے بعد سورہ قُل یٰاَیُّھَا الْکٰفِرُوْن اور دوسری رکعت میں بعد الحمد سورۂ اخلاص پڑھے، فارغ ہونے پر قبلہ رُو اِیسی جگہ بیٹھے جہاں سو جانا ہو اور صدقِ دل سے توبہ کرتے ہوئے ایک ہزار بار اَسْتَغْفِرُ اللّٰہِ الْعَظِیْمَ پڑھے، اس کے بعد دو زانو مؤدبانہ بیٹھ کر یہ تصور باندھ لے کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوں اور عرض کر رہا

ہوں، سو بار، دو سو بار، تین سو بار غرضیکہ پڑھتا جائے، جب نیند کا غلبہ ہو تو اسی جگہ دائیں کروٹ پر قبلہ کی طرف منہ کر کے سو جائے، جب رات جاگے تو پھر اسی جگہ مؤدبانہ بیٹھ کر صبح کی نماز تک درود شریف پڑھتا رہے، پڑھتے وقت اپنی حاجت یا حل مشکلات کا تصور رکھے، انشاء اللہ تعالیٰ ایک رات میں یا تین راتوں میں مراد بر آئے گی۔ آخری رات جمعہ کی ہو تو بہتر ہے۔

درود شریف یہ ہے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ قَدْ ضَاقَتْ حِیْلَتِیْ اَدْرِکْنِیْ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ ○

(ترجمہ) ''یا اللہ! ہمارے سردار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام اور برکتیں بھیج، یا رسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) دستگیری کیجئے میرا حیلہ اور کوشش تنگ آچکے ہیں۔''

۱۵۔ صلوٰۃ قطب الاقطاب سیّد احمد بدوی رضی اللہ عنہ

فضائل:

۱۔ انوارِ کثیرہ حاصل ہوتے ہیں۔

۲۔ بہت سے اسرار منکشف ہو جاتے ہیں۔

۳۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت خواب اور بیداری میں ہو جاتی ہے۔

۴۔ قطب کے درجے تک پہنچنے کا ذریعہ ہے۔

۵۔ باطنی اور ظاہری رزق بسہولت میسر آتا ہے۔

۶۔ نفس، شیطان اور تمام دشمنوں پر اللہ تعالیٰ کی مدد سے غالب آجاتا ہے۔

۷۔ اس کے خواص بے شمار اور ان گنت ہیں۔

۸۔ اسے تین مرتبہ پڑھیں تو دلائل الخیرات کے ختم کا ثواب ملتا ہے۔

شرائط ورد:

۱۔ وضو کامل ہو۔

۲۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے انوار کی حضوری کا تصور رہو۔

وظیفہ:

۱۔ نمازِ فجر اور مغرب کے بعد ۳۔۳ بار پڑھے، عجیب وغریب اسرار نظر آئیں۔

۲۔ ہر نماز کے بعد سات بار پڑھے۔

۳۔ ایک سو بار پڑھے تو ۳۳ بار دلائل الخیرات کے پڑھنے کا ثواب ملے۔

۴۔ چالیس روز ۱۰۰ بار روزانہ استقامت کے ساتھ پڑھے تو ایسے انوار اور بھلائیاں دیکھے کہ ان کی قدر اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا ہے۔

(فض، ص ۵۶، ص ۸۷)

درود شریف یہ ہے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ

شَجَرَةِ الْاَصْلِ النُّوْرَانِیَّةِ وَلَمْعَةِ الْقَبْضَةِ الرَّحْمَانِیَّةِ

وَاَفْضَلِ الْخَلِیْقَةِ الْاِنْسَانِیَّةِ وَاَشْرَفِ الصُّوْرَةِ الْجِسْمَانِیَّةِ

وَمَعْدِنِ الْاَسْرَارِ الرَّبَّانِيَّةِ وَ خَزَآئِنِ الْعُلُوِ الْاِصْطِفَآئِيَّةِ صَاحِبِ الْقُبْضَةِ الْاَصْلِيَّةِ وَالْبَهْجَةِ السَّنِيَّةِ وَالرُّتْبَةِ الْعَلِيَّةِ مَنِ انْدَرَجَتِ النَّبِيُّوْنَ تَحْتَ لِوَآئِهٖ فَهُمْ مِّنْهُ وَاِلَيْهِ وَصَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ عَدَدَ مَا خَلَقْتَ وَرَزَقْتَ وَاَمَتَّ وَاَحْيَيْتَ اِلٰى يَوْمِ تُبْعَثُ مَنْ اَفْنَيْتَ وَسَلِّمْ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا وَّالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○

(ترجمہ) ''یا اللہ درود، سلام، برکت بھیج ہمارے سردار اور آقا حضرتِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نورانی اصل کے شجر اور رحمانی ظہور کی چمک اور انسانی تخلیق کے افضل اور جسمانی صورت کے اشرف اور ربانی بھیدوں کی کان اور برگزیدہ علوم کے خزانے، اصلی ظہور والے اور روشن طلعت اور بلند مرتبہ پر وہ جس کے جھنڈے کے نیچے تمام انبیائے کرام علیہم السلام ہوں گے، وہ سب نبی، حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے فیض یاب ہیں اور آپ ہی کی طرف رجوع کرنے والے اور منتسب ہیں، اور صلوٰۃ وسلام اور برکت ہو آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب پر اس تعداد کے مطابق جو آپ نے مخلوق پیدا کی اور رزق دیا اور موت دی، زندگی بخشی، اس دن تک کہ تو زندہ کرے گا جس کو مردہ کیا اور خوب سلام بھیج اور بالواسطہ، بلاواسطہ تمام تحمیدات اللہ رب العالمین کے لئے ہیں۔''

۱۶۔ درود شریف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِهٖ وَاَذِقْنَا بِالصَّلٰوةِ عَلَيْهِ لَذَّةَ وِصَالِهٖ ۝

(ترجمہ) ''یا اللہ درود، سلام، برکات بھیج ہمارے سردار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی آل پر اور درود کے وسیلہ سے آپ کے وصال کی لذت چکھا دے۔'' (جواہر البحار، ج ۳، ص ۳۸)

خاصیت: برکاتِ زیارت۔

۱۷۔ درود شریف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ طِبِّ الْقُلُوْبِ وَدَوَآئِهَا وَعَافِيَةِ الْاَبْدَانِ وَشِفَآئِهَا وَنُوْرِ الْاَبْصَارِ وَضِيَآئِهَا وَعَلٰٓى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ ۝

(ترجمہ) ''یا اللہ درود بھیج ہمارے سردار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جو دلوں کے طبیب اور ان کی دوا ہیں اور جسم کی عافیت اور ان کی شفا ہیں اور آنکھوں کا نور اور ان کی چمک ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آل اور اصحاب پر درود اور سلام بھیج۔'' (جواہر البحار، ج ۳، ص ۴۰)

خاصیت: جسمانی و روحانی بیماریوں سے شفاء۔

۱۸۔ درود شریف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الْحَبِيْبِ الْعَالِي الْقَدْرِ الْعَظِيْمِ الْجَاهِ وَعَلٰٓى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ ۝

(ترجمہ) ''یا اللہ درود بھیج ہمارے سردار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جو نبی امی ہیں، حبیب ہیں، عالی قدر بڑے مرتبے والے ہیں اور ان کی آل اور اصحاب پر بھی درود و سلام ہو۔'' (جواہر البحار، ج ۳، ص ۴۰)

خاصیت : ہر شبِ جمعہ کو خواہ ایک بار پڑھے (زیارت ہوگی) سرکار کی تشریف آوری لحد میں بھی ہوگی۔

★★★★★

اجازت

احقر تمام برادرانِ اہل سنت کو رسالہ ہذا میں درج کیئے گئے صلوٰۃ و سلام کے صیغوں کی اجازت دیتا ہے اور دعائے مغفرت کا طالب ہے۔

واٰخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العٰلمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ حبیبہٖ سیدنا ومولٰنا محمّد خاتم النّبین علیٰ اٰلہٖ واصحابہٖ اجمعین۔

انتباہ

بزرگانِ دین کا ارشاد ہے کہ زمانہ قرب قیامت میں دو وظیفے نہایت ضروری ہیں تا کہ فتنوں اور آفات سے محفوظ رہ کر نجات مل جائے۔

۱۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی جناب میں صلوٰۃ وسلام عرض کرتے رہنا۔

۲۔ توبہ واستغفار کرتے رہنا، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے سید الاستغفار پڑھتے رہا کرو جو صبح کو پڑھے، شام سے پہلے مر جائے، جنتی ہوگا اور جو رات کو پڑھے صبح سے پہلے مر جائے جنتی ہوگا۔

سَیِّدُ الاِسْتِغْفَار

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰی عَھْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَیَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْلِیْ فَاِنَّهٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّآ اَنْتَ۝

(ترجمہ) ''اے اللہ تو میرا رب ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے تو نے ہی مجھے پیدا کیا ہے اور میں تیرا بندہ ہوں اور تیرے ساتھ کئے ہوئے عہد کا پابند ہوں تیرے وعدے پر جہاں تک ہو سکے قائم ہوں جو میں نے برائی کی ہے اس سے تیری پناہ لیتا ہوں، تیری نعمت جو مجھ پر ہے اس کا اقرار کرتا ہوں اور اپنے عیب کو مانتا ہوں، پس اے میرے رب مجھے بخش دے کیونکہ یہ حقیقت ہے کہ تیرے سوا گناہوں کو کوئی نہیں بخشتا ہے۔'' (حم، ن، طب، بخاری جلد ۴، ص ۷۰)

*****

تکملہ

ﷺ السَّلَام علیك اَیُّھا النَّبِیُّ ورحمة الله وبرکاته

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

الحمد لله حمدا كاملا موافيا لنعمائه مكافيا لآلائه والصلوة كاملة والسلام تامًا على حبيبه سيدنا ومولنا محمد ن المصطفٰى وعلٰى اٰله الطاهرين واصحابه الكاملين اجمعين برحمتك يا ارحم الراحمين۔

امابعد، تمام امت نماز کے قعدہ میں التحیات بلا اختلاف پڑھتی چلی آرہی ہے بالخصوص وہ التحیات جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرتِ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یاد کرایا جس طرح قرآن شریف کی سورت یاد کرایا کرتے تھے، جس پر تمام امت کو تقریباً اتفاق ہے جس میں کمی بیشی کرنے کی اجازت نہیں ہے۔ (موطا امام محمد، ص ۳۲)

مگر کچھ عرصہ سے بعض لوگ اپنے خیالات یا عقائد خود ساختہ کی بنا پر اس التحیات میں ترمیم وتنسیخ کر رہے ہیں، اس لئے ضروری معلوم ہوا کہ حقیقت واضح کر دی جائے تا کہ ترمیم و تنسیخ کرنے والے ایسی حرکت کے خلاف تعلیم دین، قرآن وحدیث ترک کر کے تمام مؤمنین مسلمین کی طرح التحیات پڑھتے رہیں، اس میں کمی بیشی نہ کریں اور مسائل حقہ جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک سے چلے آرہے ہیں، ان پر عمل کرتے رہیں اور غلط راستہ پر چلنے والوں کے پیچھے نہ چلیں۔

حضرتِ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔

علمنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم التشھد کما یعلمنا السورۃ من القرآن التحیات للہ والصلوٰت والطیبات السلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلیٰ عباد اللہ الصالحین اشھد ان لا الٰہ الا اللہ واشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ ○ (صحاح ستہ، زجانہ، ج۱، ص۲۷۲)

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں تشہد یعنی التحیات کی تعلیم دی جیسے

کہ قرآن شریف کی سورت کی تعلیم دیا کرتے تھے۔التحیات اللہ والصلوات والطیبات السلام علیك ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلیٰ عباداللہ الصالحین اشھدان لا الہ الا اللہ واشھدان محمدا عبدہ ورسولہ۔"

بخاری شریف،ج ۱،ص ۱۱۵ میں ہے قولوا التحیات اللہ الخ یعنی کہا کرو التحیات للہ الخ۔

مسند امام احمد رحمۃ اللہ علیہ ج ۲،ص ۲۶۱ میں حضرتِ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے۔

علم التشھد وامرہ ان یعلم الناس

"حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو تشہد کی تعلیم دی اور ان کو حکم دیا کہ تمام لوگوں کو اسی التحیات کی تعلیم دو۔"

کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے۔

فقلنا یا رسول اللہ کیف الصلوٰۃ علیکم اھل البیت فان اللہ قد علمنا کیف نسلم علیك قال قولوا اللّٰھم صل علیٰ محمد وعلیٰ اٰل محمد الخ

(بخاری ومسلم،زجاجہ ج ۱،ص ۲۷۵)

"ہم نے عرض کیا یارسول اللہ! آپ کے اہل بیت پر ہم کس طرح صلوٰۃ پڑھیں؟ اللہ کریم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں سلام عرض کرنا تو ہمیں سکھا دیا ہے (یعنی التحیات میں السلام علیك یاایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاۃ اللہ) فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا کرو اللّٰھم صل علیٰ

محمد و علیٰ اٰل محمد الخ۔

اس دوسری حدیث سے واضح ہوا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے التحیات کی تعلیم دی ہے اور اس میں السلام علیك ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ خطاب کے صیغہ سے دربارِ رسالت میں سلام عرض کرنا سکھایا ہے۔

اسی حدیث سے یہ بھی واضح ہو رہا ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں آپ کی جناب میں سلام عرض کرنے کی تعلیم تو اللہ تعالیٰ نے دے دی ہے (یعنی السلام علیك ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں صلوٰۃ کس طرح عرض کیا کریں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کہا کرو اللّٰھم صل علیٰ محمد و علیٰ اٰل محمد الخ۔

ان احادیث سے قرآن مجید کے احکام پر عمل کرنے کی صورت واضح ہوئی۔

اول: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی جناب میں سلام عرض کرنے کا حکم سلموا تسلیما (۴ / ۲۲) ''سلام عرض کرو جیسا کہ سلام کرنے کا حق ہے۔''

۱۔ سلام عرض کرنے کی تاکید کی جا رہی ہے ایسا سلام جس سے سلام کرنے کا حق ادا ہو جائے اور یہ امر کہ سلام کی حق ادائی کس طرح ادا ہوتی ہے، بالکل واضح ہے کہ جس کی خدمت میں سلام عرض کرنا ہوتا ہے، اسے خطاب کرنا پڑتا ہے، اگر خطاب نہ کریں تو مخاطب متوجہ نہیں ہوتا۔

۲۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے التحیات کی جو تعلیم دی ہے اس میں خطاب ہی سے سلام عرض کرنے کی تعلیم دی ہے۔

۳۔ آخری قعدہ یعنی التحیات پڑھنے کے لئے بیٹھنا فرض ہے اور التحیات کا پڑھنا واجب ہے، تو جو شخص التحیات نہ پڑھے اس نے واجب ترک کیا، التحیات میں کمی بیشی ہو نہیں سکتی تو جو شخص السلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ و برکاتہ کی ادائیگی میں فرق کرے گا، تو واجب ترک کردینے پر اسے سجدہ سہو کرنا پڑے گا یا دوبارہ نماز ادا کرے گا۔

نماز میں التحیات کا پڑھنا واجب ہے، التحیات کا جزء السلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ و برکاۃ ہے، وہ بھی واجب ہوا، وسلموا تسلیما کی تاکید نے اس پر توفیق کی مہر ثبت کردی، درود شریف نماز میں پڑھنا سنت ہے۔

دوم: یاَ یّھا الذین اٰمنو لا ترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی ولا تجھروالہ بالقول کجھر بعضکم لبعض ان تحبط اعمالکم وانتم لا تشعرون۔ (۱۲/۲۶)

اے ایمان والو! اپنی آوازوں کو نبی کی آواز سے اونچا مت کرو اور ان کے حضور چلا کر نہ بولو جس طرح آپس میں ایک دوسرے کے سامنے چلا کر بولتے ہو، ایسا نہ ہو کہ تمہارے اعمال ملیامیٹ ہو جائیں۔ ایسی حالت میں کہ تمہیں شعور نہ ہو۔"

یعنی نادانی اور بے سمجھی کی صورت میں سزا ہے کہ تمام اعمال نیست و نابود ہو جائیں گے اگر جان بوجھ کر ایسا کرو گے تو نہ معلوم کس سنگین سزا سے تباہ و برباد ہو جاؤ گے۔

اس آیت کی تفسیر میں حضرتِ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت

کرتے ہیں کہ صحابہ رضی اللہ عنہم، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یا محمد . یا ابا القاسم کہہ کر بلایا کرتے تھے ۔ اللہ کریم نے اس آیت میں منع فرمادیا اور حکم دیا کہ اللہ تعالیٰ کے حبیب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ہیبت شان مدِنظر رکھو، شرف و عظمت اور تعظیم و توقیر سے یا نبی اللہ، یا رسول اللہ کہا کرو۔

(تفسیر ابن جریر ۲۶ و تفسیر ابن کثیر، ج ۳، ص ۳۰۶)

آیت ہذا میں ہے اَنْ تحبط اعمالکم (کہ تمہارے اعمال نیست و نابود ہو جائیں گے۔)

یاد رہے اعمال کا نیست و نابود ہو جانا دو بڑے گناہوں سے ہوتا ہے:

۱۔ کفر کرنا، قرآن شریف میں ہے:

مَنْ یکفر بالایمان فقد حبط عملہ (۵/۶)

(ترجمہ) ''جو ایمان کا انکار کرے اس کے اعمال ضائع ہو جائیں گے۔

۲۔ شرک کرنا، ارشاد ہوتا ہے:

ولو اشرکوا لحبط عنھم ما کانوا یعملون۔ (۱۶/۷)

(ترجمہ) ''اور اگر وہ شرک کریں تو جو جو وہ اعمال کرتے ہیں سب تباہ و برباد ہو جائیں گے''۔

اللہ کریم نے باوضاحت حکم دیا کہ میرے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو ادب و آداب سے بلایا کرو اور آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو ادب و آداب سے کیسے خطاب نہ کریں جب کہ اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو قرآن مجید میں خود پیارے القاب سے یاد فرمایا ہے یا یھا النبی، یا یھا الرسول، یا یھا المزمل (صلی اللہ علیہ وسلم) نام سے خطاب نہیں فرمایا، دیگر تمام انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کو ان کے نام

سے ہی خطاب فرمایا ہے جیسے یا آدم، ینوح، یموسیٰ، یعیسیٰ (علیہم الصلوٰۃ والسلام) ہے۔

یا آدم است با پدرِ انبیاء خطاب

یا ایہا النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خطابِ محمد است

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بے ادب کے لئے وہ سزا ارشاد فرمائی ہے جو کافر اور مشرک کے لئے ہے، اس کا سبب یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم وتکریم کرنا فرض اور واجب ہے، آواز کا بلند کرنا اور عام لوگوں جیسا آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے برتاؤ کرنا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایذاء پہنچانا ہے اور آپ کا استخفاف (ہلکا جاننا) ہے خواہ وہ ایسا ارادہ نہ کرے، پس جب ایذاء دینا اور استخفاف کرنا بغیر ارادہ کے کفر اور شرک جیسے جرائم کی سزا کی مثل کا باعث ہے تو جو دیدہ و دانستہ ایسا کرے وہ بطریق اولیٰ کافر ہوا۔

قرآن مجید کی یہ فصاحت و بلاغت ہے کہ اس کی آیت کا خاتمہ یا مقطع مسئلہ متعلقہ کی وضاحت کر دیتا ہے۔ قرآن مجید نے کفر اور شرک کرنے پر حبطِ اعمال کی سزا کا فیصلہ فرمادیا ہے۔ اسی طرح آیت ہذا کا خاتمہ ان تحبط اعمالکم وانتم لاتشعرون پر کر کے بے ادبوں کو آگاہ کر دیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی بے ادبی کرنے کی وہی سزا ہے جو شرک اور کفر کرنے والوں کو سزا ملے گی۔ یعنی بے ادبی کرنے والو! تمہاری تمام نیکیاں اور تمام اعمال ضائع ہو جائیں گے۔

آیت مذکورہ اور سورہ نور کی آیت لا تجعلوا دعاء الرسول الأیۃ مدینہ منورہ میں نازل ہوئی ہیں، اس وقت سے لے کر آج تک صحابہ، تابعین تبع تابعین، مفسرین، محدثین، فقہائے کرام، ائمہ مجتہدین، اولیاء اللہ، غوث، قطب،

ابدال عمل کرتے چلے آرہے ہیں، اس طریق ادب کے خلاف یا اُن کے منسوخ ہونے کے متعلق کوئی آیت نازل نہیں ہوئی۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں التحیات پڑھنے کی جو تعلیم دی ہے جسے آپ قرآن مجید کی سورہ کی طرح یاد کرایا کرتے تھے، اس میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیارے خطاب السلام علیك ایها النبی ورحمة الله وبرکاته، ہی کی تعلیم دی ہے۔

نادانی سے یہ خیال مسئلہ تسلیم کرنے میں مانع نہ ہو جائے کہ یارسول اللہ، یا حبیب اللہ، یانبی اللہ یا حرف نداء زیرِ بحث ہے، التحیات میں ایها النبی ہے، اس میں کلمۂ ندائیہ یانبی اللہ تو نہیں آیا یہاں تو ایها النبی ہے۔ یہ حقیقت یاد رہے کہ'یا' حرف ِنداء میں اتنی تاکید نہیں جتنی کہ یا ایها النبی اور ایها النبی میں ہے۔

ضروری مسئلہ علمِ نحو، منقول از تفسیر بحر محیط وتفسیر النہر الماد مؤلفہ علامہ ابوحیان اندلسی، ج ا، ص ۹۲، ۹۳۔

جب کسی ایسے اسم کو خطاب کرنا ہو جس سے پہلے حرفِ تعریف ان لگا ہو یعنی وہ اسم معرف باللام ہو تو اس سے پہلے کلمۂ تنبیہ'ھا' بڑھانا لازم ہے اور اس کلمہ کا حذف کرنا جائز نہیں ہے، حرفِ نداء یا اور کلمۂ تنبیہ 'ھا' ان دونوں کے ملانے کے لئے کلمۂ وصل 'ایّ' لگانا پڑتا ہے جیسے 'الرسول' معرف باللام ہے یعنی اس کے پہلے 'ال' لگا ہوا ہے، اب الرسول کو نداء یا خطاب کرنا ہے تو اس سے پہلے کلمۂ تنبیہ 'ھا' لگانا پڑے گا، اب اس سے پہلے حرفِ نداء 'یا' لگائیں تو لازم ہے کہ کلمۂ وصل 'ایُّ' لگائیں تو کلمہ بن گیا یا ایُّ، بعدہ حرف تنبیہ 'ھا' لگایا گیا تو اسم معرف باللام کے لئے حرف ِنداء 'یا ایُّھا' بن گیا۔ بعض دفعہ یا ایھا میں سے 'یا'

خذف ہو جاتا ہے تو ایھا حرف ِ نداء رہ جاتا ہے جیسا کہ التحیات میں ہے۔

یاد رہے جو اسم معرف باللام ہوگا اس سے پہلے حرف ِ نداء یا ایھا آتا ہے، رسول، نبی، مزمل، مدثر، ان اسماء کو نداء کرنا ہو تو ان سے پہلے 'یا' لگے گا، یا رسول، یا نبی، یا مزمل، یا مدثر، اور اگر ان کے پہلے 'ال' لگا ہو جیسے الرسول ہے تو یا ایھا الرسول آئے گا، النبی ہے تو یا ایھا النبی آئے گا، المزمل ہے تو یا ایھا المزمل ہو جائے گا، مدثر ہے تو یا مدثر ہوگا اور اگر المدثر ہے تو یا ایھا المدثر ہو جائے گا۔

یاد رہے کہ اسم معرف باللام کے کلمہ ندائیہ یا ایھا میں حرف ِ نداء 'یا' خذف بھی ہو جاتا ہے، یا ایھا النبی میں 'یا' خذف ہوگا تو ایھا حرف ِ نداء کا کام دیگا، جیسے کہ التحیات میں ہے السلام علیك ایھا النبی۔ یوسف ایھا الصدیق۔ "یوسف اے صدیق"

قرآن مجید میں یا ایھا کے ساتھ نداء کی کثرت ہے، اس کا سبب یہ ہے کہ اس کلمۂ نداء میں تاکید کی کئی ایک صورتیں ہیں، مبالغہ کے کئی ایک اسباب پائے جاتے ہیں۔

۱۔ 'یا' حرف ِ نداء میں تاکید اور تنبیہ ہے۔

۲۔ حرف 'ہا' میں تنبیہ کے معنے موجود ہیں۔

۳۔ اَیُّ میں ابہام سے توضیح کی جانب تدریجی ترقی ہے اور مقام بھی مبالغہ اور تاکید کے لئے مناسب ہے۔ (تفسیر اتقان، ج ۲، ص ۸۳)

رسول ِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف فرما ہوئے تھے، صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم عرب اور گرد و نواح کے دور دراز علاقوں میں جاتے تھے، وہ اپنی نمازوں میں یہی التحیات پڑھتے اور سرکار کے حضور میں السلام علیك ایھا النبی ورحمة الله وبرکاته عرض کیا کرتے تھے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے

قریب اور دور ہونے میں کوئی فرق نہیں پڑتا، صحابہ، تابعین، تبع تابعین اور بعد کے اکابرین امت اسی طرح پڑھتے چلے آرہے ہیں اور پڑھتے چلے جائیں گے۔

زمانہ حال کے بعض لوگ خود ساختہ عقائد کے تحت رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے تعلیم کردہ التحیات میں سرکشانہ طور پر ترمیم کرنے کے درپے ہیں حالانکہ اللہ کریم فرماتا ہے:

مَآ اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ (۲۸/۴)

''جو کچھ رسول تمہیں دے اسے لے لو (اختیار کرو)''

رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ تاکیدی سبق دیا کہ التحیات میں اللہ تعالیٰ کی جناب میں تحیات، صلوات، طیبات عرض کرنے کے بعد السلام علیك ایھا النبی ورحمة الله وبرکاته کے کلمات سے مجھ پر سلام عرض کرو۔

بعض لوگ اس وہم میں گرفتار ہیں کہ اب رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہم میں موجود نہیں اور نداء یارسول اللہ منع کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ شرک ہے۔

واضح رہے کہ کسی نبی، رسول، اولو العزم رسول نے اپنی امت کو شرک کی تعلیم نہیں دی اور ہمارے حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے شرک کو جڑ سے اکھاڑا ہے، معمولی تصویر، فوٹو وغیرہ شرک کے، وہم، شبہ، خیال تک کو مٹا ڈالا، آپ کیسے شرک کی تعلیم دے سکتے ہیں؟

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے وسیع علم اور خدا کی عنایت فرمودہ حکمت وعقل سے قرآنِ مجید کے علوم کی تفسیر واحادیث ایسی وضاحت سے بیان فرمادی ہیں کہ رہتی دنیا تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت شرک کا ارتکاب نہ کرے گی۔ توحید

پر قائم رہے گی۔

بخاری شریف کی ایک روایت کا سہارا لیکر التحیات میں ترمیم کرنا چاہتے ہیں۔ تعجب ہے کہ وہ روایت احادیث کی باقی کتابوں میں نہیں ہے۔ امام بخاری نے اس روایت کو کتاب الصلوٰۃ کے کسی باب میں درج نہیں کیا بلکہ استیذان کے باب میں وہ روایت درج ہے، بخاری شریف مطبوطہ مجتبائی میں صراحت سے لکھا ہے۔

فلما قبض، قلنا السلام علی یعنی علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔ (بخاری، ج ۲، ص ۹۲۶)

اس کا راوی سیف بن سلیمان قدریہ مذہب سے ہے۔ قدریہ مذہب کا عقیدہ ہے کہ بندہ اپنے افعال کا آپ خالق ہے، قضاء وقدر کو اس میں کوئی دخل نہیں ہے۔ (مذاہب الاسلام، ص ۵۵۰)

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے بخاری شریف کا مسودہ تیار کیا تھا، مبیضہ تحریر نہیں کر سکے تھے، بعدہ امام بخاری کے راویوں مستملی، سرخسی، کشمیھنی، ابوزید مروزی نے بخاری کے نسخے مرتب کئے ہیں، اس وجہ سے احادیث کے مقدم ومؤخر ہونے کی صورت اور تعداد احادیث میں کمی بیشی ہوئی حالانکہ ایک ہی اصل نسخہ سے احادیث لکھی گئی ہونگی، فربری کی روایت میں دوسو احادیث ابراہیم بن معقل کی روایت سے زیادہ ہیں اور نسفی کی احادیث حماد بن شاکر کی روایت سے ایک سو زیادہ ہیں۔ (شروط الائمہ خمسہ حازمی، ص ۵۷، ۵۸ مصری)

بخاری شریف کی شرح فیض الباری جو مدرسہ دیوبند کے شیخ الحدیث کی تدریسی تقریر ہے، اس میں لکھتے ہیں۔

۱۔ قلت ولم تعمل بہ الامۃ ''امت نے اس پر عمل نہیں کیا''

۲۔ امام سبکی شافعی بھی لکھتے ہیں۔ ''امت نے اس پر عمل نہیں کیا'

۳۔ روایت میں اضطراب ہے۔ (شرح منہاج، فتح الباری ابن حجر)

۴۔ حدیث پر عمل کرنے کے مدعی بعض اپنی سمجھ پر عمل کرنے لگے ہیں حالانکہ اس حدیث میں ان کے لئے کوئی حجت نہیں ہے۔

تارکین خطاب غور تو کریں

۱۔ کیا خطاب السلام علیك ایها النبی ورحمة الله وبرکاته کا دارومدار نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات ظاہری پر تھا، اس کے متعلق حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی وضاحت فرمائی ہے، ہرگز نہیں، پھر یہ جرأت کیوں؟

۲۔ کیا مسجد نبوی میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی جناب میں سلام بلند آواز سے ہوتا تھا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم جواب دیا کرتے تھے اور جب کبھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کسی اور مقام پر تشریف لے جایا کرتے تھے تو پھر یہ سلام تبدیل کر دیا جاتا تھا، کوئی دلیل ہے تو لاؤ۔

۳۔ دیگر مساجد مدینہ منورہ، مکہ معظمہ، دیگر شہروں، قصبوں، گاؤں، بستیوں، میدانوں دور دراز علاقوں میں سلام کسی اور طرح سے عرض کیا کرتے تھے، ہرگز نہیں السلام علیك ایها النبی ورحمة الله وبرکاته تمام مسلمانانِ عالم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی جناب میں عرض کرتے چلے آئے ہیں۔

۴۔ اگر ہم یہ مان لیں کہ صرف مسجد نبوی میں ہی صیغۂ خطاب سے سلام عرض کیا جاتا تھا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی جناب میں باآوازِ بلند سناتے تھے اور

حضور صلی اللہ علیہ وسلم سنتے تھے اور جواب دیتے تھے۔

۵۔ کیا آہستہ آواز سے سلام عرض کرتے تھے بلند آواز سے نہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سن سکیں تو مسئلہ سے کیا تعلق رہا۔

۶۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے امتی تو متواتر خیر القرون سے اب تک طبقہ بعد طبقہ بغیر کسی ادنیٰ سے اختلاف کے السلام علیك ایها النبی الخ خطاب سے سلام عرض کرتے چلے آرہے ہیں۔

اور حضرتِ عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا قول کنا نقول فی حیوۃ رسول الله ﷺ السلام علیك ایها النبی فلما قبض صلی الله علیه وسلم قلنا السلام علی النبی منافی خطاب نہیں کیونکہ یہ لفظ ابوعوانہ کی روایت ہے امام بخاری کی روایت جو زیادہ صحیح ہے، سے ظاہر ہو رہا ہے کہ یہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا قول نہیں بلکہ فہم راوی ہے امام بخاری کے الفاظ یہ ہیں۔

فلما قبض قلنا السلام علیٰ یعنی علی النبی ﷺ ''پس جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوگیا تو ہم نے کہا سلام یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر۔'' (بخاری ج ۲، ص ۹۲۶)

اور عبداللہ بن مسعود کے قول ''قلنا السلام ''میں یہ بھی احتمال ہے کہ ہم جس طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ ظاہری میں ہمیشہ السلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاۃ عرض کیا کرتے تھے، اسی طرح بالا ستمرار سلام عرض کرتے چلے آئے اور یہ بھی احتمال ہے کہ انہوں نے خطاب سے سلام عرض کرنا چھوڑ دیا، ایسی صورت میں اس روایت سے دلیل نہیں لی جا سکتی، اذا جاء الاحتمال بطل الا ستدلال (جب کسی امر میں احتمال آجائے تو اس سے دلیل

باطل ہو جاتی ہے) یہ دلیل مقابلہ نہیں کر سکتی، واجب خطاب کا جو معروف اور برابر لگاتار چلا آرہا ہے۔ (سعادت الدارین مطبوعہ بیروت، ص ۲۲۳)

جب نمازی بشرطِ ضرورت غسل اور وضو کر کے اللہ تعالیٰ کے حضور نماز کی نیت کر کے کانوں کو ہاتھ لگا کر دست بستہ کھڑا ہو کر اللہ کریم کی جناب میں ثناء اور حمد کرتے ہوئے قرآن مجید کی آیات یا کوئی سورت پڑھ کر رکوع میں سجود میں جا کر رب کریم کے حضور میں گڑگڑاتا ہے اور سجدے کے ذریعہ قرب حاصل کرتا، دوبارہ کھڑا ہو کر تمام ارکان رکوع، سجود بجالاتا ہے تو التحیات میں بیٹھتا ہے اور غائبانہ صورت میں تحیات کے ذریعہ سکوت کو دروازہ فتح کئے جانے کی التجا کی تو اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہونے کی اجازت مل گئی۔ اللہ تعالیٰ کے حضور مناجات کرنے سے اس کی آنکھیں ٹھنڈی ہوگئیں تو اس پر روشن ہو گیا کہ یہ سب کچھ نبی الرحمۃ کے وسیلہ اور فرمابرداری سے ہوا ہے، توجہ کی تو اللہ تعالیٰ کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم حاضر ملے، ادھر متوجہ ہو کر السلام علیك ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ عرض کیا۔

دررہِ عشق مرحلۂ قرب وبعد نیست

مے بینمت عیاں ودعا مے فرستمت

(اشعۃ اللمعات ج ۱، ص ۴۰۸)

دل کے آئینہ میں ہے تصویرِ یار

جب ذرا گردن جھکائی دیکھ لی!

امام غزالی احیاء العلوم (مطبوعہ نولکشور، ج ۱، ص ۹۹) میں فرماتے ہیں۔

واحضر فی قلبك النبی صلی اللہ علیہ وسلم وشخصه

الکریم وقل السلام علیك ایھا النبی ورحمة وبرکاته۔
اور یہ یقین رکھ کہ سلام پہنچ گیا اور سلام کا جواب افضل آئے گا۔

نماز کے ارکان میں نمازی ادنیٰ سے اعلیٰ کی طرف ادائے ارکان کے ذریعہ ترقی کرتا چلا جاتا ہے، آخرکار قعدہ میں بیٹھا ہے اور یہ ہُو بہ ہُو اس طرح ہے کہ نمازی نے تمام ارکان پورے کر لئے، قیام کیا، ربِ کریم کی حمد وثنا کی اور پاک کلام کی تلاوت کی، رکوع میں، سجود میں تسبیحات پڑھیں، سجدوں کی ادائیگی سے قربِ خداوندی حاصل ہوا حکم ہوا مؤدبانہ بیٹھ جاؤ، نماز کی غرض وغایت کا ظہور ہوا تحیات، صلوات، طیبات خشوع وخضوع سے بارگاہِ الٰہی میں پیش کئے۔

جب یہ مقام حاصل ہوا تو جس ذات ستودہ صفات کے ذریعہ یہ دولت نصیب ہوئی اس کی طرف مخاطب ہو کر کہنے لگے۔

السلام علیك ایھا النبی ورحمة الله وبرکاته، ساتھ ہی اپنی اور جمیع امتِ محمدیہ علیٰ صاحبہا افضل الصلوٰۃ والسلام کی اخوت کے پیشِ نظر السلام علینا (ہم سب پر سلام ہو) کہتے ہوئے جملہ انبیاء ومرسلین، تمام صالحین کو سلام کہتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی توحید اور حضرت سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عبدیتِ خاصہ اور رسالت کی شہادت دی، خاص قرب کا مقام حاصل ہو گیا، ظاہر باطن پاک ہو گیا، اب سرکارِ ابد قرار حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جناب میں درود شریف پڑھا، دعا کی قبولیت کا وقت آچکا ہے۔ اپنے لئے والدین کے لئے اور تمام مؤمنین کے لئے دعا کرو، آمین۔

التحیات میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی جناب میں سلام بصیغۂ خطاب عرض کرنے کی تعلیم حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خود ارشاد فرمائی ہے۔

اس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے موجود ہونے یا موجود نہ ہونے کی وضاحت حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں فرمائی اور نہ ہی صحابہ .تابعین ،ائمہ مجتہدین ،سلف صالحین کے مبارک زمانوں میں یہ مسئلہ زیرِ بحث نہ آیا،موجودہ زمانہ کی افراتفری میں اس مسئلہ میں شگوفہ پھوٹ نکلا ہے .اس پر مذکورہ تقریر کافی ہے ،مزید تسلی کے لئے مختلف خوابہائے پریشان (جن سے عوام اور بعض خواص بھی صحیح تعبیر اخذ نہ کرنے کے باعث پریشان ہو کر رہ جاتے ہیں) کی محققانہ وضاحت کردی جاتی ہے۔

۱۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم درود شریف اور سلام نہیں سنتے اور نہ ہی جواب دیتے ہیں۔

۲۔ درود شریف اور سلام نہیں پہنچتا۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں سلام پہنچتا ہے اور میں اس کا جواب دیتا ہوں۔

مامن احد یسلم علی الا رد اللہ علی روحی حتی ارد علیہ السلام۔

(مسند امام احمد،سعادۃ الدارین،ص ۲۲۲،ابوداؤد ج ۱،ص ۲۰۲)

انما النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی البرزخ مشغول باحوال الملکوت مستغرق فی مشاھدۃ ربہ فعبر عن افاقتہ من تلک المشاھدۃ وذلک الاستغراق برد الروح۔

(لمعات ج ۳،ص ۱۹۲)

’’نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عالمِ برزخ میں ملکوت کے حالات میں مشغول اپنے رب تعالیٰ کے مشاہدے میں مستغرق رہتے ہیں، اس مشاہدہ اور اس استغراق سے افاقہ کو ردِ روح سے تعبیر کیا ہے‘‘۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم تک حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سلام وصلوٰۃ کی ڈاک

کئی معتبر ذرائع سے پہنچتی رہتی ہے۔

ا۔ حضرتِ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ پر صلوٰۃ (درود شریف) کثرت سے پڑھتے رہو، اللہ کریم نے میرے روضہ کے پاس ایک فرشتہ کو موکل بنا رکھا ہے، میری امت میں سے جو کوئی امتی مجھ پر صلوٰۃ بھیجتا ہے تو فرشتہ مجھے کہتا ہے یا رسول اللہ فلاں بن فلاں نے اس وقت درود بھیجا ہے۔ (حرز المنیع ص ۹۰)

۲۔ ان اللہ ملٰئکۃ سیاحین یبلغوننی عن امتی السلام۔

(مسند امام احمد، حرز المنیع، ص۸۹)

''بلاشک وشبہ اللہ کے فرشتے سیاح ہیں وہ مجھ تک میرے امتیوں کا سلام پہنچاتے ہیں۔''

۳۔ ان صلوٰتکم معروضۃ علی فقال رجل یارسول اللہ کیف تعرض صلوٰتنا علیك وقد ارمت یعنی بلیت قال ان اللہ حرم علی الارض ان تاکل اجساد الانبیاء۔

(ابن ماجہ، ص ۱۱۹)

''بے شک تمہارا درود شریف مجھ پر پیش کیا جاتا ہے، ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ ہمارا درود شریف کس طرح آپ پر پیش ہوتا ہے حالانکہ آپ ....فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ نے زمین پر حرام کر دیا ہے کہ وہ انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے جسموں کو کھائے۔''

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ فرمایا کہ زمین پر اللہ نے حرام فرما دیا ہے

کہ نبیوں کے جسموں کو کھائے ،غور کیا جائے ،حدیث کا فیصلہ تو یہ ہے وہ جو کہتے ہیں ''مٹی میں ملنے والا ہوں'' انہوں نے کس پنڈت سے یا پادری سے یہ مسئلہ لیا ہے۔

۴۔ ان احد الن یصلی علی الا عرضت علی صلٰوۃ حتی یفرغ منھا قال قلت وبعد الموت قال وبعد الموت ان اللہ حرم علی الارض ان تاکل اجساد الانبیاء فنبی اللہ حی یرزق۔(ابنِ ماجہ ۱۱۹)

''کوئی مجھ پر درود شریف پڑھتا ہے اس کا درود شریف مجھ پر پیش کیا جاتا ہے یہاں تک کہ وہ اس سے فارغ ہو جائے ،حدیث کے راوی نے کہا ،میں نے کہا اور موت (وصال) کے بعد بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا موت (وصال) کے بعد بھی پیش کیا جایا کریگا ،حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ نے زمین پر حرام کر دیا ہے کہ وہ نبیوں کے جسموں کو کھائے ، بوضاحت اللہ تعالیٰ کا نبی زندہ ہوتا ہے ،رزق دیا جاتا ہے۔''

فَ ،حرفِ عطف ہے اور یہ مجمل پر عطفِ مفصل ہے ،اس حدیث کے اجمال کی تفصیل بیان کر دی ہے۔

نہایت ہی افسوس ناک حالت میں بعض مسلمان حیران پریشان ہیں جس کا اصل سبب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے انبیاء کرام مرسلین عظام علٰی نبینا وعلیہم الصلوٰۃ والسلام کو اپنے آپ پر قیاس کر کے اپنے جیسا سمجھے بیٹھے ہیں ،حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمتِ شان اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاقِ عالیہ ،اوصاف وفرامین مبارکہ بے مثل اور لاثانی ہیں۔

منزہ عن شریك فی محاسنہٖ   فجوھر الحسن فیہ غیر منقسم

(حضور صلی اللہ علیہ وسلم) اپنی خوبیوں میں شریک سے پاک ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم میں جوہر حسن ناقابلِ انقسام ہے۔''

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حواسِ خمسہ ظاہری کی عظمتِ شان دیکھئے فرماتے ہیں۔

۱۔ **انی اری مالا ترون واسمع مالا تسمعون۔**

(ترمذی، ابن ماجہ بحوالہ ذخائر المواریث ج ۳، ص ۳۶۸)

''بے شک میں دیکھتا ہوں جو تم نہیں دیکھتے اور سنتا ہوں جو تم نہیں سنتے۔''

۲۔ حضرتِ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ حدیثِ ذیل بیان کرتے ہیں۔

آپ سنہ ۷ ھ میں اس وقت ایمان لائے تھے۔ جب رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم جنگِ خیبر فتح کرچکے تھے اور مالِ غنیمت تقسیم فرمارہے تھے تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اپنے قبیلہ دوس کے ساتھ خدمت میں حاضر ہوئے اور تمام کا تمام قبیلہ ایمان لے آیا، فتح خیبر کے بعد ایک روز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مسجدِ نبوی میں جماعت کرانے لگے آپ کا منور چہرہ قبلہ کی طرف تھا۔

نمازیوں کی تعداد کتنی تھی: ہر ایک کو یہی شوق ہوتا تھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھیں، مدینہ منورہ اور آس پاس کی آبادیوں کے نمازی ذوق شوق سے حاضر ہوئے ہوں گے اور وہ فوج جو جنگِ خیبر سے واپس آئی تھی وہ بھی مسجد میں حاضر ہوگی، جنگِ خیبر میں تین ہزار فوج تھی، بالفاظِ دیگر ہزاروں کی تعداد میں نمازی جمع ہوچکے ہوں گے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کی نیت کرنے سے پہلے قبلہ رو ہو کر فرمایا۔

هل ترون قبلتی ھٰھنا فواللہ ما یخفٰی علی خشوعکم ولا رکوعکم۔ (بخاری، ج۱،ص۹۸،۶۲)

''کیا تم میرا قبلہ ادھر دیکھ رہے ہو۔ اللہ تعالیٰ کی قسم ہے مجھ پر نہ تمہارا رکوع چھپا ہوا ہے اور نہ تمہارا خشوع چھپا ہوا ہے۔''

ما یخفٰی علی خشوعکم ولا سجودکم۔ (مسلم شریف، ج۱،ص ۱۶۲)

''مجھ پر نہ تمہارا خشوع چھپا ہوا ہے اور نہ سجود چھپا ہوا ہے۔''

اترون قبلتی ھٰھنا فواللہ ما یخفٰی علی خشوعکم ولا رکوعکم۔ (مؤطا امام مالک، ج۱،ص۱۳۹)

''کیا تم میرا قبلہ ادھر دیکھتے ہو، اللہ عزوجل کی قسم ہے کہ نہ مجھ پر تمہارا خشوع چھپا ہوا ہے اور نہ رکوع چھپا ہوا ہے۔'' (مسند امام احمد، ج ۲،ص ۲۴۴، ۳۰۳)

انی لاری خشوعکم

''بے شک ضرور میں تمہارے خشوع کو دیکھ رہا ہوں۔'' اور مسند مذکور ج ۲،ص ۳۶۵ میں ہے۔

ما یخفٰی علی شئی من خشوعکم ''تمہارے خشوع میں سے ادنیٰ شئی بھی مجھ سے چھپی ہوئی نہیں ہے۔'' خشوع کا معنی ہے عاجزی، فروتنی، قرآن پاک میں ہے۔

۱۔ خاشعۃ ابصارھم (۲۹/۸) ''آنکھیں نیچے کئے ہوئے۔''

خشوع جوارح (اعضاء) میں بھی پایا جاتا ہے جیسے کہ ارشاد ہے۔

۲۔ ویخرون للاذقان ویزید ھم خشوعا (۱۵/۱۲)

''اور ٹھوڑی کے بل گرتے ہیں روتے ہوئے، اور یہ قرآن ان کے دل کا جھکنا بڑھاتا ہے۔''

دل میں بھی خشوع پایا جاتا ہے جیسے۔

ان تخشع قلوبھم (۱۸پ،۱۸/ ۲۷)

''ان کے دل عاجزی کریں''

خشوع فی الصوت (آواز میں خشوع) کے بارے میں ہے۔

خشعت الاصوات للرحمٰن (۱۵پ،۱۶/۱۵)

''اللہ رحمٰن کے حضور آوازیں پست ہوگئیں''۔

نماز میں خشوع کے متعلق ارشادِ ربانی ہے۔

الذین ھم فی صلوتھم خاشعون۔ (اپ،۱۸/۱)

''وہ جو اپنی نمازوں میں عاجزی کرنے والے ہیں''۔

وکانوالنا خشعین۔ (۶پ،۶/ ۱۷)

''اور ہمارے حضور گڑگڑاتے ہیں''۔

احادیث کی کتابوں میں مندرجہ بالا کتابوں کا مرتبہ اور مقام بہت بلند ہے، ان احادیث سے صاف واضح ہو رہا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا علم کتنا وسیع اور نظر کتنی بلند ہے کہ اعضائے جسمانی و باطنی کی کیفیات خشوع اور خضوع جو دل اور باطن کے حالات میں نمازیوں کی ادائیگی نماز میں ہوتے تھے، وہ سب کے سب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم ہوتے رہتے تھے''۔

حضرتِ وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ معتبر تابعی بیان کرتے ہیں کہ میں نے تمام آسمانی کتابوں میں پڑھا ہے کہ

۳۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک عقل تمام انسانوں سے زیادہ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رائے سب کی آراء سے افضل ہے۔

دوسری روایت میں فرماتے ہیں، میں نے تمام آسمانی کتابوں میں پایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ابتداء آفرینش عالم سے لے کر تا قیامت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عقل کے مقابلہ میں تمام انسانوں کو عقل نہیں دی مگر دنیا بھر کے ریگستانوں کے مقابلہ میں ریت کے ایک ذرے جتنی۔ (شفاء شریف، ج ۱ص ۵۵)

اس کی شرح میں علامہ خفاجی رحمۃ اللہ علیہ تحریر کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عقل تمام دنیا کی ریت کی مانند ہے اور تمام انسانوں کی عقل ریت کے ایک دانے کی مثل ہے اور یہ بطور مثال ہے کیونکہ لوگوں کی عقلیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عقل کے مقابلہ میں کوئی وقار نہیں رکھتیں۔

(نسیم الریاض شرح شفاء عیاض، ج ۱ص ۳۷)

۴۔ حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ قرآن مجید کی آیت فبشر عبادی الذین یستمعون القول الآیۃ (۱۶پ،۱۶/ ۲۳) کی تفسیر میں تحریر فرماتے ہیں ھم اولوالالباب (وہی صاحب لب یعنی عقل والے ہیں) بعض نے کہا لب اور عقل کے سو (۱۰۰) جزء ہیں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میں عقل کے ۹۹ جزء ہیں اور تمام باقی مومنوں میں ایک جزء ہے اور اس جزء کے پھر ۲۱ جزء ہیں، ایک جزء میں تمام مسلمان مساوی ہیں اور وہ ہے کلمۂ شہادت اور باقی ۲۰ جزء ہیں ان میں اپنے ایمان کی حقائق کی مقدار کے مطابق باہم فضیلت حاصل کریں گے۔ (عوارف المعارف، ۱،ص ۲۵۰)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی روح مبارک سلطان الارواح ہے اور اس

روح مبارک کو وہ قوت حاصل ہے کہ اس کا ذوق عرش، فرش اور دیگر عوالم کو چیر کر نکل جائے۔ اور یہ روح آپ کے جسم مبارک میں رضا، محبت، قبولیت کی مانند ساکن ہو چکی ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی روح مقدس کا ذوق آپ کے کمال کے مطابق ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاک ترابی جسم کا عوالم کو چیر کر نکل جانا ثابت ہے اور یہ وہ کمال ہے جس سے بڑھ کر اور کوئی کمال نہیں ہے۔

تمییز: روح میں ایک خاص قسم کا نور رہوتا ہے جس کی مدد سے روح اشیاء کی حقیقت کو کامل طور پر پہچان لیتی ہے۔ اس پہچان کے لئے روح کسی تعلیم کی محتاج نہیں ہوتی بلکہ محض دیکھ کر یا سُن کر ہی پہچان لیتی ہے کہ یہ کیا ہے،

اس کے حالات کیا ہیں، اس کا مبدا اور منتہیٰ کیا ہے، اس کا انجام کیا ہوگا، یہ کیوں پیدا کیا گیا ہے۔

پھر اپنی اطلاع کے مطابق روحیں اس پر کھنے میں مختلف ہوتی ہیں چنانچہ بعض ارواح کی اطلاع قوی ہوتی ہے اور بعض کی ضعیف، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی روح کی اطلاع قوی ترین ہے کیونکہ دنیا کی کوئی شے اس سے محجوب نہیں ہے اس لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو عرش، فرش، علو، سفل، دنیا، آخرت، دوزخ و جنت سب کی خبر ہے، اس لئے کہ یہ سب کچھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی بدولت پیدا ہوا ہے لہذا آپ کی تمییز ان تمام جہانوں کو چیر کر نکل جانے والی ہے چنانچہ آپ کو اجرام سماویہ میں سے ہر جرم کا علم ہے کہ یہ کہاں سے پیدا کیا گیا ہے۔

کب اور کیوں پیدا کیا گیا ہے اور اس کا منتہیٰ کیا ہوگا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر آسمان کے فرشتوں کا علم ہے کہ کون فرشتہ کس فلک پر پیدا کیا گیا ہے،

کب پیدا کیا گیا اور ان کا انجام کیا ہو گا اور آپ کو ان کے اختلافِ مراتب اور منتہیٰ درجات کا بھی علم ہے ،اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ستر حجابوں اور ہر حجاب کے فرشتوں کا بھی علم ہے ،اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو عالمِ علوی کے اجرام نیرہ کا بھی علم ہے مثلاً ستارے ،سورج ،چاند ،لوح ،قلم ،برزخ ،اور وہ روحیں جو برزخ میں ہیں ،اسی طرح آپ کو ساتوں زمینوں ،ہر زمین کی مخلوقات اور بحر و بر کی تمام اشیاء کا علم ہے ،اسی طرح آپ کو جنت ،اس کے درجات ،اس کے رہنے والوں کی تعداد اور ان کے مقامات کی پوری واقفیت ہے ،علیٰ ہذا القیاس دیگر عوالم کے متعلق بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کا یہی حال ہے۔

نظرِ بصیرت: کے تین لاکھ چھیاسٹھ ہزار اجزاء ہیں ،ان میں سے ایک جزء آنکھ کی نگاہ میں آیا ہے اور باقی تمام اجزاء وارث کامل عارف (یعنی علی کامل) کی ذات میں ہیں چنانچہ وہ اپنی ذات سے اسی طرح دیکھتا ہے جس طرح ہم اپنی آنکھ سے دیکھتے ہیں مگر اس کی نظر تمام اجزاء سے ہوتی ہے اور یہ مقام صرف ایک شخص یعنی غوث کو حاصل ہوتا ہے جس کے ماتحت اقطابِ سبعہ ہوتے ہیں۔

حضرتِ والا درجت سید محی الدین عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

نظرت الی بلاد اللہ جمعا   **کخردلة علیٰ حکم اتصال**

(قصیدہ غوثیہ)

”میں اللہ تعالیٰ کے تمام شہروں کو رائی کے دانے کے مانند متصل صورت میں دیکھ رہا ہوں۔“

نبی کا مرتبہ غوثِ اعظم سے اونچا ہے ،اسی طرح رسول کا مرتبہ نبی سے بڑھ کر ہے ،اولو العزم رسول کا درجہ رسول سے افضل اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ

وسلم کا مرتبہ سب سے اعلیٰ اور بلند و بالا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے علوم ومعارف عطا فرمائے، عطا کرنے والے کی عطا میں بخل نہیں اور علوم ومعارف لینے والے کے جوہرِ قابلیت میں کوئی تنگی نہیں ہے، ہمت اور حوصلہ نہایت وسیع ہے۔

له هِمَم لا منتهیٰ لکبارها　　وهمة الصغریٰ اجل من الدهر

(حضرتِ حسان رضی اعنہ)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمتیں ہیں، ان کی بڑی ہمتوں کا منتہیٰ ہی نہیں اور آپ کی چھوٹی سی ہمت تمام زمانہ سے بڑھ کر ہے۔''

هل ترون ما اری انی لاری سواقع الفتن خلال بیوتکم کمواقع القطر۔ (حم ق،شرح جامع صغیر، ج۲،ص ۲۵۳)

''کیا جو میں دیکھتا ہوں وہ تم دیکھتے ہو؟ بے شک میں تمہارے گھروں میں گرنے والے فتنوں کو دیکھتا ہوں جیسے قطرے گرنے کے مقامات کو۔''

عثمانِ غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت اور واقعات متعلقہ کی طرف ارشاد ہے۔

قال رسول الله صلی الله علیه وسلم یوشك الامم ان تداعی علیکم کما تداعی الأ کلة الی قصعتها فقال قائل ومن قلة نحن یومئذ قال بل انتم یومئذ کثیر ولکنکم غثاء کغثاء السیل ولینز عن الله من صدور عدو کم المهابة منکم ولیقذفن الله قلوبکم الوهن

فقال قائل یارسول اللہ ما الوھن قال حب الدنیا وکراھیۃ الموت۔ (ثوبان ابو داؤد، ص ۵۹۰)

''رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عنقریب قومیں مدعو کرینگی یعنی تمہاری دشمنی پر متفق ہونگی آپس میں ایک دوسرے کو جس طرح کھانا کھانے والے ایک دوسرے کو دسترخوان پر بلاتے ہیں، عرض کرنے والے نے عرض کی ان دنوں ہماری قلت ہوگی؟ فرمایا ان دنوں تم بکثرت ہو گے لیکن تم کمزور رہو گے جس طرح سیلاب کی جھاگ اور اللہ تمہارا رعب اور تمہاری ہیبت تمہارے دشمنوں کے سینے سے نکال دے گا اور تمہارے دلوں میں وَہن ڈال دے گا، ایک نے عرض کیا یا رسول اللہ وہن کیا چیز ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دنیا کی محبت اور موت سے ڈرنا وہن ہے۔''

بلخ کے مفتی علی رحمۃ اللہ علیہ سے ان کی لڑکی نے عرض کیا کہ گلے تک کچھ قے آئی ہے، میرا وضو قائم رہا یا نہیں؟ مفتی صاحب نے اپنی بیٹی کو کہا کہ وضو ٹوٹ گیا ہے، دوبارہ وضو کرو، جب رات آگئی اور مفتی صاحب سو گئے تو رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم مفتی صاحب کو خواب میں ملے اور مفتی صاحب کو کہا، دوبارہ وضو واجب نہیں، جب تک کہ قے منہ بھر کر نہ ہو، مفتی صاحب نے کہا کہ میں نے یقین کر لیا ہے کہ فتوے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پیشِ نظر ہوتے ہیں، میں نے قسم کھالی کہ فتوے نہ دونگا۔ (روضہ، تفسیر روح البیان، ج ۱، ص ۱۸۰)

جیسا کہ تمیز کے تحت بیان ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ کریم نے بے مثال نعمتوں سے نوازا ہے۔

سید عبدالعزیز دیرینی مشیخت کے اجلاس واقع دیرین میں تشریف

فرماتھے، بڑے بڑے صاحب روحانیت بزرگ موجود تھے، متفقہ صورت میں قرار پایا کہ بزرگان دین میں سے ایک ایک مسجد کے محراب میں کھڑے ہو کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو خطاب کرے یارسول اللہ جس کے خطاب کے جواب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم جواب دیں اس کو شیخ الوقت تسلیم کیا جائے، ہر ایک بزرگ آگے بڑھا اور ندا کی یاجدی یارسول اللہ! مگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کی آواز پر لبیک نہ کہی، جب سب فارغ ہو چکے تو سید عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ آگے بڑھے اور عرض کیا یاسیدی یارسول اللہ! تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لبیک یا عبدالعزیز۔ (اے عبدالعزیز میں موجود ہوں)

پہلی صف کے تمام نمازیوں نے سن لیا اور باقی صفوف کے نمازیوں نے بار بار مطالبہ کیا کہ دوبارہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو یاد کرو۔ جب سید عبدالعزیز دیرینی نے دوبارہ کہا یاسیدی یارسول اللہ! تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ۳ بار لبیک فرمایا، تمام مجمع نے سن لیا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا روضہ مدینہ منورہ میں ہے اور دیرین ملک شام کے کسی دور علاقے کا شہر مدینہ منورہ سے بڑے فاصلہ پر ہے۔ (جواہر البحار، ج ۲، ص ۱۲۰)

امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ شیخ کبیر سید احمد رفاعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ مبارکہ پر حاضر ہوئے، دربار رسالت میں صلوٰۃ وسلام کے بعد عرض کیا۔

فی حلة البعد روحی کنت ارسلها تقبل الارض عنی

وهی نائبتی وهذه نوبة الاشباح قد حضرت فامدد یمینک

کی تحظی بہا شفتی۔

''دوری کے حال میں اپنی روح ارسال کیا کرتا تھا، وہ زمین بوسی کر لیتی تھی، ایسی حالت میں وہ میری قائم مقام ہوتی تھی۔

اور اب جسمانی حاضری کے ساتھ حاضر دربار ہوں، دایاں ہاتھ نکالئے گا تاکہ میرے لب اس سے خط حاصل کریں۔''

چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ مبارک روضۂ منورہ سے باہر نکلا، امام رفاعی رحمۃ اللہ علیہ نے بوسہ لے لیا، کئی ایک بزرگانِ دین اس وقت موجود تھے، ان تمام نے اس شان کو دیکھا۔ (سعادۃ الدارین، ص ۴۳۲)

تاریخی واقعہ ہے، ہندوستان کے دارالسلطنت دہلی میں بہ عہد خاندان غلاماں حکیم سلطان التمش جیسا شریعت کا پابند بادشاہ سریر آرائے تخت تھا، پانی کی بہت تنگی تھی، بادشاہ بہت پریشان رہتا تھا، ایک رات خواب میں سرورِ کائنات احمدِ مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی، عرض کیا تو حکم ہوا کہ ایک تالاب بناؤ، اس میں پانی جمع کرلیا کرو، حضور صلی اللہ علیہ وسلم گھوڑے پر سوار تھے، فرمایا جہاں میرے گھوڑے کے پاؤں کا نشان ہو، اس نشان کے اردگرد تالاب بناؤ۔ بادشاہ نے صبح اٹھ کر گھوڑے کے پاؤں کا نشان دیکھا، اس کے اردگرد تالاب بنایا جو حوضِ شمسی کے نام سے مشہور ہوا اور پرانی دہلی میں موجود ہے۔

اہم واقعہ: سلطان ملک العادل نورالدین محمود زنگی رحمۃ اللہ علیہ کے عہد سلطنت ۵۵۵ھ میں ظاہر ہوا کہ یورپ کی عیسائی حکومتوں نے باہم مشورہ کرکے دو عیسائی شخصوں کو عربوں کے طور طریقے اور عربی بول چال پر اسلامی

احکام کی مکمل تعلیم کے بعد حاجیوں کے لباس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے جسدِ انور کو روضۂ منورہ سے نکال کر لے جانے کے لئے بھیجا، انہوں نے روضۂ منورہ کے قریب ایک کمرے میں رہائش اختیار کر لی۔ دن کو تو وہ کھانے پینے، آرام کرنے میں وقت گزارتے، رات کے وقت سرنگ، جو انہوں نے روضۂ منورہ کی طرف لگا رکھی تھی اسے کھودتے اور مٹی تھیلوں میں بند کر کے رات کے وقت ان تھیلوں کو لیکر جنت البقیع میں جا کر مٹی ڈال دیتے تھے اور ظاہر یہ کرتے تھے کہ رات کو جنت البقیع کی زیارت کے لئے جاتے ہیں۔

رات کو خواب میں سلطانِ مذکور کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی کہ آپ دو شخصوں کی طرف اشارہ کر کے فرما رہے ہیں کہ ان دونوں سے مجھے بچاؤ۔ شاہ نور الدین زنگی پریشان ہوا اور کہا یہ خواب ایسا ہی ہے، یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ کوئی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کر سکے، نیند آ گئی۔ سرکارِ ابد قرار احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی پھر زیارت ہوئی اور آپ نے وہی الفاظ ارشاد فرمائے کہ تو سو رہا ہے اور وہ دونوں گستاخی کر رہے ہیں، بادشاہ سوچ میں پڑ گیا۔ تیسری بار نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پھر زیارت ہوئی اور فرمایا ان دونوں سے بچاؤ۔

نور الدین زنگی نے وزیر کو تیاری کا حکم دیا، ۲۰ تجربہ کار نوجوان تیار ہوئے اور ایک ہزار فوج ہم رکاب ہوئی اور بہت زیادہ مال از قسم سکّہ ساتھ لیا۔ ۱۶ روز سفر کے بعد مدینہ منورہ پہنچے اور روضۂ مبارکہ کی زیارت کی۔ مدینہ طیبہ کے باہر میدان میں شاہی دربار منعقد ہوا اور منادی کر دی گئی کہ مدینہ منورہ کا ہر ایک شخص آئے اس کی خدمت کی جائے گی۔ مدنی حضرات آنے لگے، بادشاہ دربار کے

دروازے پر بیٹھا ہوا ہر آنے والے کی خدمت میں نقدی پیش کرتا تھا۔ جب تمام آچکے تو بادشاہ نے پوچھا کہ کوئی رہ تو نہیں گیا؟ لوگوں نے کہا دو نیک پرہیز گار عبادت کرنیوالے روضہء مبارکہ کے قریب ایک مکان میں رہتے ہیں، جو رہ گئے ہیں۔

بادشاہ نے حکم دیا کہ انہیں بلالاؤ۔ جب انہیں بلا کر لائے، بادشاہ نے دیکھا تو فوراً پہچان لیا کہ یہی وہ ہیں جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب میں دکھائے ہیں، بادشاہ نے گرفتاری کا حکم دے دیا، مدینہ شریف والے ان کی تعریف کر رہے تھے، گرفتاری پر اعتراض کر رہے تھے۔

بادشاہ ان کو لیکر اس مکان میں آیا جہاں وہ رہتے تھے۔ کمرے میں چٹائی پھیلائی ہوئی تھی، کوئی قابلِ اعتراض چیز نظر نہ آئی، بادشاہ نے چٹائی اٹھانے کا حکم دیا، جب چٹائی اٹھائی گئی تو اس کے نیچے وہ سرنگ نظر آئی جو روضہء مبارکہ کی طرف لگائی ہوئی تھی اس پر لوگوں کے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔ چنانچہ ان دونوں کو بہت بڑی سزا دی گئی جس پر انہوں نے اقرار کیا کہ ہم سپین (یورپ) کے رہنے والے عیسائی ہیں، ہمیں عیسائی بادشاہ نے بھیجا ہے اور ہمیں بڑا مال دیا ہے تاکہ جس طرح بھی ہو سکے روضہء پاک تک پہنچ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا جسم انور لے جائیں۔

جب یہ روضہ قریب پہنچے تھے تو آسمان پر سخت گرج پیدا ہوئی اور بجلی چمکی، سخت زلزلہ آیا۔ ان کی اس شرارت پر نورالدین زنگی بے حد زار زار رویا اور حکم دیا کہ ان کی گردن کاٹ دو، چنانچہ دونوں قتل کر دئیے گئے اور ان کے جسم جلا دئیے گئے۔ (حجۃ اللہ علی العالمین، ص ۱۵۷)

پھر بادشاہ نے حکم دیا کہ حجرۂ مبارکہ کے گرد خندق کھودی جائے

خندق پانی کی تہ تک کھودی گئی اور سکہ پگھلا کر اسے بھر دیا گیا. گویا ایک طرح حجرہ مبارکہ کے ارد گرد پانی کی تہ تک سکہ کی دیوار چلی گئی۔ نورالدین زنگی اس اہم دینی خدمت کے بعد ملکِ شام اپنے دارالخلافہ کی طرف روانہ ہوگیا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قویٰ ظاہری، باطنی، روحانی کے کمالات یا ان کی تجلیات بے حد وحساب ہیں، کسی تحریر وتقریر میں اتنی گنجائش کہاں کہ آپ کے کمالات بیان ہوسکیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے امتیوں کی عظمتِ شان بیان کرنا بھی کارے وارد ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔

اتقوا فراسة المؤمن فانه ينظر بنور الله۔

(فیض القدیر، ج ا، ص ۱۴۲)

''مومن کی فراست سے ڈرو کہ وہ اللہ کے نور سے دیکھتا ہے۔''

اور ترمذی میں ہے وينطق بتوفيق الله ''اور اللہ تعالیٰ کی توفیق سے بولتا ہے'' قرآن مجید میں ہے۔ ان فی ذٰلك لاٰيٰت للمتوسمين (۵پ، ۵/ ۱۴) ''بیشک اس میں دیکھنے والوں کے لئے نشانیاں ہیں'' تفسیر مظہری ج ۵، ص ۲۵۰ میں ہے للمتفرسین ''صاحبانِ فراست کیلئے'' یعنی چیزوں کے ظاہر اور ان کی تاثیر واثر ظاہری کو دیکھ کر ان کے باطن تک کو پہچان لیتے ہیں۔

★★★★★

ا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ پہلی امتوں میں محدث ہوئے ہیں اور میری امت میں عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ محدث ہیں۔ (بخاری ج ا، ص ۵۲۰)

حضرتِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی خلافت کے زمانے میں جمعہ کے روز

خطبہ دے رہے تھے، اثنائے خطبہ میں بلند آواز سے فرمایا۔ یاساریۃ الجبل الجبل ! تمام حاضرین ِ مسجد حیران رہ گئے اور خیال کرنے لگے کہ نہ معلوم خلیفہ صاحب کو کیا ہو گیا، ساریہ تو فوج لے کر ایران کے شہر نہاوند میں دشمنوں سے جنگ کر رہے ہیں، کہاں مدینہ شریف اور کہاں نہاوند، (جو کوہِ الوند کے پاس ہے)

چند روز کے بعد مدینہ منورہ میں فتح کی خبر آئی اور خبر لانے والے نے کہا کہ فتح کی صورت یہ ہوئی کہ دشمن بہت بڑی فوج پہاڑ کے پیچھے جمع کر کے حملہ کرنے کو تھا کہ خلیفۂ وقت حضرتِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی آواز سالارِ لشکر حضرتِ ساریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سنائی دی یا ساریہ الجبل الجبل ! ساریہ فوراً فوج کو پہاڑ کے پیچھے کی طرف دشمن پر حملہ کرنے کا حکم دیا، حملہ کرتے ہی دشمن ہراسان ہو کر بھاگ نکلا اور فتح حاصل ہوئی۔ (تاریخ الخلفاء، ص ۹۰)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی نظر خطبۂ جمعہ دیتے وقت ایران کے شہر نہاوند پر پڑی اور ان کی آواز اتنی دور پہنچی اور حضرتِ ساریہ نے اتنی دور سے آواز سن بھی لی۔

ایں سعادت بزور بازو نیست — تانہ بخشد خدائے بخشدہ

۲۔ بیان کرتے ہیں کہ خواجۂ بزرگوار قطب الاخیار خواجہ عبد الخالق غجدوانی قدس سرہ ایک روز معرفت کی باتیں کر رہے تھے کہ ایک نوجوان آیا، بزرگوں کی صورت میں خرقہ پہنے ہوئے تھا اور مصلیٰ کندھے پر رکھے ہوئے تھا، وہ ایک گوشہ میں بیٹھ گیا۔ کچھ دیر کے بعد اٹھا اور کہا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔

اتقوا فراسته المؤمن فانه ينظر بنور الله

''مومن کی فراست سے بچو کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کے نور سے دیکھتا ہے۔''

اس حدیث کا بھید کیا ہے؟ حضرتِ خواجہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اس کا بھید یہ ہے کہ تو زنار (جنیو) اتار دے اور ایمان لے آ، جوان نے کہا نعوذ باللہ کہ مجھ میں زناز ہو، خواجہ صاحب نے ایک خادم کو حکم دیا کہ جوان کا خرقہ اتار دے، جب خرقہ اتارا گیا تو زنار ظاہر ہوگیا، جوان نے فوراً زنار توڑ ڈالا اور ایمان لے آیا۔ (روح البیان، ج ۴، ص ۴۸۱)

حضرت شاہ نقشبند رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خلیفہ خواجہ محمد پارسا قدس سرہ اپنے تصرفات حتی الوسع ظاہر نہیں کیا کرتے تھے اور جب کبھی ظاہر کرتے تو صرف اس نیت سے کرتے کہ مشائخ اور اولیاء اللہ کا وقار قائم رہے۔

مختصراً ایک واقعہ کا ذکر کیا جاتا ہے:

مرزا الغ بیگ کے زمانہ میں مشہور محدث امامِ جزری رحمۃ اللہ علیہ سمرقند میں تشریف لائے۔ سید عثمان ماوراء النہری کی تصحیح وتحقیق میں مصروف تھے، بعض حسد کرنے والوں نے عرض کیا کہ حضرتِ خواجہ محمد پارسا رحمۃ اللہ علیہ بخارا میں بہت سی احادیث بیان کرتے ہیں، ان کی صحت سند معلوم نہیں ہوتی، حضرتِ شیخ اس کی تحقیق فرمائیں، مرزا الغ بیگ سے کہا گیا، انہوں نے بخارا شریف قاصد روانہ کیا اور حضرت خواجہ محمد پارسا سے درخواست کی کہ تشریف لائیں۔ شیخ خواجہ عصام الدین کے ساتھ (جو سمرقند میں شیخ الاسلام تھے) آئے اور اس وقت کے بڑے بڑے تمام داناؤں کا مجمع ہوا، بہت بڑا اجلاس ہوا، حضرت اس اجلاس میں تشریف لائے۔

امامِ جزری رحمۃ اللہ عنہ نے خواجہ صاحبؒ سے کہا اپنی روایت سے

حدیث بیان کرو۔ جب حدیث بیان کی تو امام جزری نے کہا حدیث تو صحیح ہے لیکن جو سند آپ نے بیان کی ہے۔ میرے نزدیک ثابت نہیں ہے، حاسد لوگ بہت خوش ہوئے، خواجہ نے اسی حدیث کو دوسری سند سے بیان کیا۔ امام جزری نے اس پر بھی وہی اعتراض کیا۔ حضرتِ خواجہ محمد پارسا کو حقیقتہً معلوم ہوگیا کہ جو سند بھی بیان کروں گا قبول نہیں کریں گے،

چند منٹ خاموش ہو کر مراقب ہو گئے، بعدہٗ امامِ جزری کی طرف متوجہ ہو کر کہا کیا آپ فلاں سند کو مانتے ہیں اور اس کی کتاب کی سندوں کو معتبر سمجھتے ہیں؟ انہوں نے کہا ہاں اس کتاب کی تمام سندیں معتبر ہیں، محققین کو اس پر کوئی شبہ اور ردغدغہ نہیں ہے اگر آپ کی سندیں اس کتاب میں ہوں تو ہمیں اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔

حضرتِ خواجہ نے خواجہ عصام الدین شیخ الاسلام سمرقند کی طرف منہ کیا اور کہا کہ آپ کے کتب خانہ میں فلاں طاق میں فلاں فلاں کتاب کے نیچے یہ سند جس کا میں نے نام لیا ہے، رکھی ہوئی ہے۔ اس کی تقطیع اس طرح کی ہے اور اس کی جلد اس طرح کی ہے اور اس سند میں چند ورق کے بعد فلاں صفحہ میں یہ حدیث ان اسناد کے ساتھ جو بیان کی گئیں،

مفصل تحریر ہیں، مہربانی کر کے اپنے کسی شاگرد کو بھیجو تاکہ بہت جلد لے آئے۔

خواجہ عصام الدین کتب خانہ کا مالک پریشانی میں تھا کہ مذکورہ سند وہاں ہے یا کہ نہیں، اور تمام اہلِ مجلس حیران ہو گئے اور تعجب کرنے لگے، یہ بالکل واضح تھا کہ خواجہ محمد پارسا کبھی خواجہ عصام الدین کے کتب خانہ میں نہیں

گئے تھے ۔خواجہ عصام الدین نے خادموں میں سے ایک کو جلد تر روانہ کر دیا کہ جونشانیاں ذکر کی گئی ہیں ،معلوم کر کے اگر کتاب مذکو رمل جائے تو لے آئے ۔

وہ شخص گیا اور سند مذکو رکو جو مبینہ طریقہ کے مطابق تھی ،مجلس میں لے آیا ۔وہ حدیث اسی صفحہ میں جس طرح بیان کیا گیا تھا۔اسی سند اور اسی صورت سے ملی ،تمام مجلس میں خروش بلند ہوا ،امام ِجزری اور تمام علماء حیران ہو کر رہ گئے ،سب سے زیادہ خواجہ عصام الدین کو حیرت تھی کہ اسے کتب خانہ میں اس کتاب کے ہونے کا علم نہ تھا۔

جب یہ واقعہ مرزا الغ بیگ کو معلوم ہوا تو وہ حضرت خواجہ پارسا کو بخارا سے طلب کرنے کے باعث بہت ہی شرمسار ہوئے ۔ (رشحات ،ص ۶۰،۶۱)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں بڑے بڑے صاحبِ کمال گزرے ہیں ،نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمت اور فیضان کی برکات سے مالا مال ہیں ۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قوائے جسمانی ،روحانی ،نورانی تجلیات کی فراوانی کا تذکرہ قرآنِ مجید کی آیات واحادیث کی روایات اور بزرگانِ دین کے ملفوظات اور معتبر حالات کی کتابوں اور بالخصوص سید عبدالعزیز باغ شاذلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کتاب ابر بر مطبوعہ مصر (جس کا ترجمہ اردو بنام خزینہ معارف ٗلاہور میں چھپ چکا ہے)تفصیل سے ملتا ہے ،چند مثالیں بزرگانِ دین کی بیان کی گئی ہیں ۔

آمدم سرِ مطلب !حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے ،حضرتِ ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہم آپ کی خدمت میں حاضر تھے ،حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سر مبارک اوپر اٹھایا اور فرمایا وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ حاضرین نے عرض کیا کہ یا حضرت !آپ نے کسے

سلام کا جواب دیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرشتوں کی ایک جماعت کے ساتھ اوپر سے گزرے ہیں، انہوں نے مجھے سلام کیا، میں نے اس کا جواب دیا ہے۔ (انوارِ محمدیہ، ص ۴۸۲)

سنہ ۶ ھ میں صلح حدیبیہ ہوئی، اس صلح میں بنی بکر قریش کے ساتھ تھے اور بنی خزاعہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہم عہد تھے۔ ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک رات میرے ہاں تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم حسب معمول تہجد کی نماز کے لئے اٹھے اور وضو کرنے کی جگہ بیٹھے تو میں نے سنا کہ آپ نے کسی سے، جیسے کوئی پاس ہوتا ہے، تین بار لبیک لبیک کہا اور فرمایا نُصِرْتَ نصرت نصرت (تو مدد دیا گیا، تو مدد دیا گیا، تو مدد دیا گیا) میں نے عرض کیا کہ آپ لبیک لبیک اور نصرت نصرت کسے فرما رہے تھے؟ فرمایا بنی خزاعہ کا راجز (مکہ میں تھا اور آپ مدینہ منورہ میں تھے) مجھ سے فریاد کر رہا ہے کہ قریش عہد توڑ کر بنی بکر کی مدد کر کے ہم کو قتل و غارت کرنے پر آمادہ ہیں، اسے کہہ رہا تھا کہ ہم تمہاری قوم خزاعہ کی مدد کریں گے چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حسبِ وعدۂ غیبی قریش پر چڑھائی کی اور مکہ فتح کیا۔ (طبرانی)

آپ نے خزاعہ کے راجز (فریاد کرنے والے) کی تقریباً ۳۰۰ میل دور یعنی مکہ سے آواز سنی اور جواب دیا۔ بخاری شریف کی حدیث ہے۔

لا یزال عبدی یتقرب الی بالنوافل حتی احبه فاذا احببته فکنت سمعه الذی یسمع به وبصره الذی یبصر به ویده التی یبطش بها ورجله التی یمشی بها۔

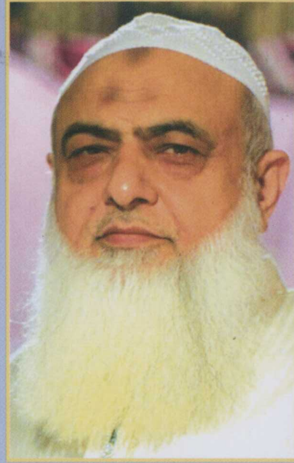
(فتاویٰ سیوطی، ج ۱، ص ۵۶۱)

ہمارے ادارے کی مطبوعات کی مختصر فہرست

تفسیر رؤفی (دو جلد)	حضرت شاہ رؤف احمد مجددی علیہ الرحمۃ
حق الیقین (فارسی ۔ اُردو)	حافظ بخاری سید عبد الصمد چشتی علیہ الرحمۃ
ذکر کثیر	خواجہ محبوب عالم توکلی علیہ الرحمۃ
غزوات النبی ﷺ	پروفیسر علامہ نور بخش توکلی علیہ الرحمۃ
گنج بخش بحیثیت عالم	پروفیسر عبد المجید یزدانی
خواتین کی نماز	انجینئر سید فضل اللہ صابری
تعویذ جائز یا ناجائز	انجینئر سید فضل اللہ صابری
تم پر کروڑوں درود	رانا خلیل احمد
عظمتوں کے سفیر	حکیم محمد موسیٰ امرتسری علیہ الرحمۃ
خاکِ حجاز کے نگہبان	صلاح الدین محمود
کنز الایمان (انگلش)	ڈاکٹر عبد المجید اولکھ
آخری سواریاں (ناول)	سید محمد اشرف

الحقائق فاؤنڈیشن

برائے ایصالِ ثواب



حاجی محمد ارشد مرحوم

انہیں جانا انہیں مانا نہ رکھا غیر سے کام
لِلّٰہِ الحمد میں دنیا سے مسلمان گیا
آہ وہ آنکھ کے ناکام تمنا ہی رہی
ہائے وہ دل جو تیرے در سے پُر ارمان گیا

امام احمد رضا خان بریلوی علیہ الرحمہ

دُعا

اللہ کریم اپنے حبیب ﷺ کے صدقے ابو جان کی بے حساب مغفرت فرمائے اور اپنے جوارِ رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور جنت میں آپ کو اپنے حبیب ﷺ کا پڑوس عطا فرمائے اور اُس محفل کا حصّہ بنائے جس میں آپ ﷺ پر ہر وقت درود و سلام پیش کیا جاتا ہے

آمین ثم آمین

